



"ماں کی محبت و حکمت بھری تربیت، زندگی کے چیلنجز کے لئے بہترین رہنما ہوتی ہے"

تربیت کرنے والی مائیں

اپنے بچوں کو کیسے سمجھائیں؟



SHAIKH NOORUDDIN UMERI
M.A., MPhil in Arabic





"ماں کی محبت حکمت بھری تربیت، زندگی کے چیلنجز کے لئے بہترین رہنما ہوتی ہے"

تربیت کرنے والی مائیں

اپنے بچوں کو کیسے سمجھائیں؟



SHAIKH NOORUDDIN UMERI
M.A., MPhil in Arabic



Author :

SHAIKH NOORUDDIN UMERI (M.A., MPhil in Arabic)
(+91-9391138391)

Design By: OS CREATIONS

(+91 9014880424)

 (+91 8885553853 only Whatsapp)

Publisher : Tarbiyah Books for Children
(Hyderabad, TS.)

Price: 160/-

Published in, September 2024

Distributor: Ar Rahman Enterprises
(+91-9000011970, +91-9700811695)

All rights reserved under the Copyright Act. No part of this book may be reproduced and stored in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopying, without a prior written permission of the publisher.

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	شمار
2	فجر کی نماز: کامیابی کی پہلی سیڑھی	1
5	قرآن کی تلاوت اور اذکار: دل کی راحت	2
8	پاکی اور صفائی: جدید دنیا میں اسلامی اصول	3
11	فون اور سوشل میڈیا: دوست یا دشمن؟	4
13	پردے کی اہمیت: عزت اور حفاظت	5
15	دوستوں کی پہچان: کامیاب زندگی کا راز	6
17	گھریلو کام: سب کی ذمہ داری	7
19	بڑوں کا ادب: اخلاقیات کی بنیاد	8
21	بھائی بہنوں کی محبت: مضبوط رشتہ	9
24	غصہ اور چڑچڑاپن: کیسے قابو پائیں	10
26	جنک فوڈ: زہر بھری لذت	11
28	ہوٹل کے کھانے: سستی لذت یا مہنگی بیماری؟	12
31	ویڈیو گیمز: تفریح یا تباہی؟	13
33	سگریٹ نوشی: خطرناک عادت	14
35	لڑکیوں سے دوستی: زندگی کے چیلنجز	15
37	پڑھائی میں دلچسپی: کامیابی کی کنجی	16
40	مہمان نوازی: دل کی سخاوت	17
43	جھوٹ بولنا: سچ کی راہ میں رکاوٹ	18
45	غیر ضروری شاپنگ: مالی بوجھ	19
47	امتحانات میں چیننگ: کامیابی کا دھوکہ	20
49	کم عمری میں بانک اور مہنگے فون: خطرناک کھیل	21
51	زندگی بھر کام آنے والی عادات اور مہارتیں	22

مقدمہ

دور حاضر میں جہاں والدین اولاد کی تربیت کے معاملے میں شدید چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں، اور معاشرے میں بگاڑ کی شکایات بڑھتی جا رہی ہیں، اس کا سدباب کرنے کے لئے مساجد، مدارس اور اسکولوں میں بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایک ماں، اپنی محبت اور شفقت سے اپنے بچوں کی تربیت جس عمدہ انداز میں کر سکتی ہے، دنیا کی کوئی اور طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہ کتاب اسی نقطہ نظر کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریر کی گئی ہے تاکہ ماؤں کو بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تربیت میں صحیح رہنمائی فراہم کی جاسکے۔ اس کتاب میں وہ عنوانات شامل کیے گئے ہیں جو ہر ماں کے دل کی آواز ہیں اور ان کی وہ خواہشات جو وہ اپنے بچوں کو بہتر انسان بنانے کے لئے دل میں رکھتی ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں موجودہ دور کے چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے تربیتی موضوعات کا انتخاب کیا ہے۔ بچے فجر کی نماز سے لے کر پڑھائی میں دلچسپی، دوستوں کی پہچان اور غیر ضروری شاپنگ جیسی روزمرہ کی سرگرمیوں میں الجھے ہوئے ہیں، اور انہیں صحیح راہ دکھانے کے لئے ماں کا کردار نہایت اہم ہے۔ ہر عنوان کے ساتھ ماں کی محبت بھری باتیں اور بچوں کو عملی زندگی کے لئے تیار کرنے کے مفید مشورے شامل ہیں۔

یہ کتاب اس خواہش کو پورا کرنے کی ایک کوشش ہے کہ ہر ماں اپنے بچوں کو کامیاب اور صالح انسان بنانے میں مدد حاصل کرے۔ اس میں اسلامی تعلیمات اور اخلاقی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی رہنمائی فراہم کی گئی ہے، جو بچوں کی زندگی میں مثبت تبدیلیاں لانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

ماں کی محبت اور حکمت سے بھری اس کتاب کو پڑھ کر ہر ماں اپنے بچوں کی تربیت میں ایک مضبوط اور پائیدار کردار ادا کر سکے گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کتاب ہر ماں کے دل کو چھوئے گی اور ان کے بچوں کی کامیابی اور بہترین شخصیت سازی میں مددگار ثابت ہوگی۔

والسلام

نور الدین عمری۔ ایم، اے۔ ایم، فل



(1) فجر کی نماز: کامیابی کی پہلی سیڑھی

ایک ماں کی پیار بھری تربیت

ایک پر سکون صبح کا وقت، ماں اپنے دو بچوں، حنظلہ (13 سال) اور ذکری (11 سال) کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ دونوں بچے اب تک سو رہے ہیں۔



ای جان (پیارے بچوں کو جگاتے ہوئے) میرے پیارے بچو، اٹھ جاؤ۔ فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

حنظلہ (کروٹ لیتے ہوئے) امی، تھوڑی دیر اور سونے دو، بہت نیند آرہی ہے۔

ذکری (اونگھتے ہوئے) کہاں امی، ہم بعد میں نماز پڑھ لیں گے۔

ای جان (نرمی سے) میرے بچو، یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم وقت پر نماز پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ فجر کی نماز میں بڑی برکت ہے اور یہ دن کا بہترین آغاز ہے۔

حنظلہ (آہستہ سے اٹھتے ہوئے) امی، ہمیں نیند پوری نہیں ہوتی۔ کیا ہم تھوڑی دیر اور سونہیں سکتے؟

ای جان (پیارے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) میرے بچو، رات کو جلدی سونا چاہیے تاکہ صبح فجر کی نماز کے لئے اٹھنا آسان ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فجر کی نماز کے بعد انسان میں برکت اور چستی پیدا ہوتی ہے۔

ذکری (نیند میں جھومتے ہوئے) امی، ہمیں چستی کیسے ملے گی؟

ای جان (نرمی سے) (دیکھو بچو، فجر کی نماز پڑھنے سے نہ صرف ہماری روحانی صحت بہتر ہوتی ہے بلکہ جسمانی صحت بھی۔ جب اللہ کے حکم کے مطابق فجر کی نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو ہمارا جسم اور دماغ تازہ دم ہوتے ہیں۔ دن بھر کی سستی اور کاہلی ختم ہو جاتی ہے اور ہم چست اور پھر تیلے رہتے ہیں۔

حنظلہ (تھوڑی دلچسپی لیتے ہوئے) امی، اس کے علاوہ اور کیا فائدے ہیں؟

ای جان (مسکرا کر) بہت سے فائدے ہیں، میرے بچو۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرنا بھی بہت اہم ہے۔ اس سے ہمارے دل کو سکون ملتا ہے اور ذہنی دباؤ ختم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ "بے شک، دلوں کا سکون اللہ کی یاد میں ہے" (سورہ رعد: ۲۸)۔

ذکری (توجہ دیتے ہوئے) امی، ہم خود کو جلدی سونے کا عادی کیسے بنائیں؟



ای جان (پیارے سے) میرے بچو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ رات کو جلدی سو جانا چاہیے اور صبح جلدی اٹھنا چاہیے۔ اگر ہم رات کو جلدی سوتے ہیں تو صبح جلدی اٹھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ہمیں رات کو غیر ضروری کاموں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

حفظہ (سر ہلاتے ہوئے) امی، ہم رات کو ٹی وی دیکھنے اور موبائل استعمال کرنے میں بہت وقت ضائع کرتے ہیں نا!

ای جان (نرمی سے) ہاں میرے بچو، ہمیں ان چیزوں کا استعمال محدود کرنا چاہیے اور اللہ کی عبادت میں وقت صرف کرنا چاہیے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد جلدی سو جاؤ اور صبح فجر کی نماز کے لئے اٹھو۔ اس طرح تمہارے دن کا آغاز برکت اور چستی سے ہو گا۔

ذکری (مسکراتے ہوئے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم رات کو جلدی سوئیں گے اور فجر کی نماز کے لئے وقت پر اٹھیں گے۔

ان شاء اللہ۔

ای جان (خوشی سے) اللہ تمہیں کامیاب کرے، میرے بچو۔ یاد رکھو، فجر کی نماز تمہارے دن کا بہترین آغاز ہے اور اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جب تم اللہ کے حکم کے مطابق عمل کرو گے تو تمہاری زندگی میں برکتیں اور کامیابیاں آئیں گی۔

حفظہ نے کہا امی نمازوں کی فضیلت کے متعلق کوئی حدیث ہے؟

ماں نے مسکرا کر کہا کیوں نہیں بیٹا، بہت ساری احادیث ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فجر کی دو رکعت (سنت) کو نیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے " (صحیح مسلم)۔

ہمیں نماز کی پابندی کرنی چاہیے اور وقت پر فجر کی نماز پڑھنی چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

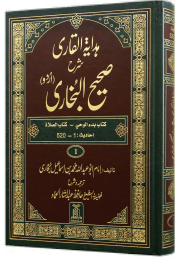
فجر " اللہ تعالیٰ نے میری امت کے صبح کے وقت میں برکت رکھی ہے " (سنن ابوداؤد)۔

ہمیں رات کو جلدی سونا اور صبح جلدی اٹھنا چاہیے تاکہ ہم دن بھر چست اور پھر تیلے رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فجر " جو شخص فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے " (صحیح مسلم)۔

ہمیں فجر کی نماز کی پابندی کرنی چاہیے تاکہ اللہ کی حفاظت اور برکت ہمیں حاصل ہو۔



ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے حنظلہ اور ذکری کے دلوں میں فجر کی نماز کی اہمیت اور فوائد کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے نماز کی پابندی کرنے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے بچوں کی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور انہیں اللہ کے قریب کیا۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو نماز کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔



"میرے بچو، فجر کی نماز زندگی کا پہلا قدم ہے جو برکتوں اور کامیابیوں سے بھرا ہے، اسے ضائع نہ کرو۔"

نصیحت:

(2) قرآن کی تلاوت اور اذکار: دل کی راحت

ایک ماں کی پیار بھری نصیحت

ایک خوشگوار شام ہے ماں اپنے دو بچوں، حسن (15 سال) اور فاطمہ (18 سال) کے ساتھ بیٹھ کر پیار بھری باتیں کر رہی ہیں۔

ای جان (نرملی سے) میرے پیارے بچو، آج میں تمہیں کچھ خاص باتیں بتانا چاہتی ہوں جو تمہاری زندگی کو خوبصورت اور پرسکون بنا دیں



گی۔

حسن (دلچسپی سے) جی امی، کیا بات ہے؟

فاطمہ (مسکراتے ہوئے) ہاں امی، بتائیں کیا بات ہے؟

ای جان (محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ) میرے بچو، اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان نعمتوں میں سب سے بڑی

نعمت قرآن پاک ہے۔ قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اور ہمیں زندگی کے ہر مسئلے کا حل اس میں ملتا ہے۔

حسن (دلچسپی لیتے ہوئے) امی، ہمیں قرآن پاک کی تلاوت کیسے کرنی چاہیے؟

ای جان (نرملی سے) میرے بچو، قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کرنی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے بہترین وہ ہے

جو قرآن سیکھے اور سکھائے" (صحیح بخاری)۔ ہمیں روزانہ کچھ وقت قرآن کی تلاوت کے لئے مخصوص کرنا چاہیے۔

فاطمہ (سوچتے ہوئے) امی، قرآن کی تلاوت سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

ای جان (مسکراتے ہوئے) بے شمار فوائد ہیں، میرے بچو۔ قرآن کی تلاوت سے ہمارے دل کو سکون ملتا ہے، اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں

اور ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے، "بے شک، دلوں کا سکون اللہ کی یاد میں ہے" (سورہ رعد: ۲۸)۔

حسن (حیرانی سے) امی، ہم تلاوت کے علاوہ اور کیا کر سکتے ہیں؟

ای جان (محبت سے) میرے بچو، ہمیں صبح اور شام کے اذکار بھی پڑھنے چاہئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح اور شام کے اذکار

پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ ان اذکار سے ہمیں دن بھر کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور اللہ کی حفاظت میں رہتے ہیں۔



فاطمہ (دلچسپی سے) امی، صبح اور شام کے اذکار کون سے ہیں؟

ای جان (نرمی سے) بہت سے اذکار ہیں، میرے بچو۔ مثال کے طور پر، صبح کے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاوٰتِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" پڑھنا چاہیے۔ اور شام کے وقت "اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسِیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوتُ وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ" پڑھنا چاہیے۔ ان اذکار سے ہمیں اللہ کی حفاظت حاصل ہوتی ہے۔

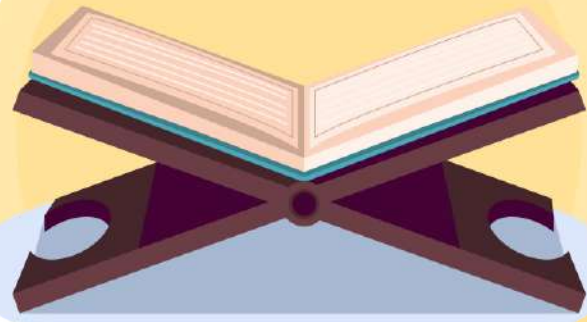
حسن (توجہ دیتے ہوئے) امی، ہمیں اذکار پڑھنے سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

ای جان (پیارے) میرے بچو، اذکار پڑھنے سے ہماری روحانی صحت بہتر ہوتی ہے، اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور ہمیں دن بھر کی مشکلات سے بچاؤ ملتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جس شخص نے صبح کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھی، 'بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاوٰتِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ' اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا" (سنن ترمذی)۔

فاطمہ (سر ہلاتے ہوئے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم روزانہ قرآن کی تلاوت کریں گے اور صبح شام کے اذکار پڑھیں گے۔

ای جان (خوشی سے) اللہ تمہیں کامیاب کرے، میرے بچو۔ یاد رکھو، قرآن کی تلاوت اور اذکار پڑھنے سے نہ صرف ہماری روحانی صحت بہتر ہوتی ہے بلکہ ہماری زندگی میں برکتیں اور سکون بھی آتا ہے۔

قرآن کی تلاوت:



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" (صحیح بخاری)۔ ہمیں روزانہ کچھ وقت قرآن کی تلاوت کے لئے مخصوص کرنا چاہیے۔

دلوں کا سکون:

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، "بے شک، دلوں کا سکون اللہ کی یاد میں ہے" (سورہ رعد: 28)۔ ہمیں اللہ کی یاد میں وقت صرف کرنا چاہیے تاکہ ہمارے دلوں کو سکون ملے۔



صبح اور شام کے اذکار:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جس شخص نے صبح کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھی،

'بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُضِرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاوٰتِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ'،

اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا" (سنن ترمذی)۔

ہمیں صبح اور شام کے اذکار پڑھنے چاہئیں تاکہ ہمیں دن بھر کی برکتیں حاصل ہوں اور اللہ کی حفاظت میں رہیں۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے حسن اور فاطمہ کے دلوں میں قرآن کی تلاوت اور اذکار کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے قرآن کی تلاوت اور اذکار کی پابندی کرنے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے بچوں کی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور انہیں اللہ کے قریب کیا۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو قرآن کی تلاوت اور اذکار پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

نصیحت:

"میرے بچو، قرآن اور اذکار زندگی کی روشنی ہیں،

انہیں دل سے اپناؤ تاکہ سکون اور

برکتیں تمہاری زندگی میں آئیں۔"



(3) پاکي اور صفائی: جدید دنیا میں اسلامی اصول

ماں کی پیار بھری نصیحت

ایک شام ماں اپنے بچوں، اقبال (17 سال) اور عائشہ (15 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں۔

ای جان (محبت بھرے لہجے میں)

”اقبال اور عائشہ، آج میں تم دونوں سے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ تم دونوں صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔ نہ ہر روز نہاتے ہو، نہ کپڑے بدلتے ہو، اور اپنا کمرہ بھی صاف نہیں رکھتے۔ میں جانتی ہوں کہ ہم سب کی مصروفیات ہوتی ہیں، لیکن صفائی ہماری زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ آج میں تمہیں صفائی کے فوائد اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کی اہمیت سمجھانا چاہتی ہوں۔“

عائشہ (حیرت سے)

”امی، ہم تو کبھی کبھار نہالیتے ہیں، پھر بھی کیا یہ کافی نہیں ہوتا؟“

ای جان (مسکراتے ہوئے)

”بیٹا، کبھی کبھار نہاناکافی نہیں ہے۔ روزانہ کی صفائی نہ صرف تمہاری ظاہری حالت بہتر کرتی ہے،

بلکہ تمہاری صحت اور دماغی سکون کے لئے بھی ضروری ہے۔“

ای جان (زری سے)

”بچو، کیا تم جانتے ہو کہ روزانہ نہانے سے ہماری جلد صاف رہتی ہے اور ہمیں بہت سی بیماریوں سے بچاؤ ملتا ہے؟

جدید تحقیقات کے مطابق روزانہ نہانے سے ہماری جلد پر موجود جراثیم ختم ہو جاتے ہیں اور ہم تازگی محسوس کرتے ہیں۔“

اقبال (حیرت سے)

”اچھا! میں نے کبھی یہ بات اس طرح نہیں سوچا تھا۔“

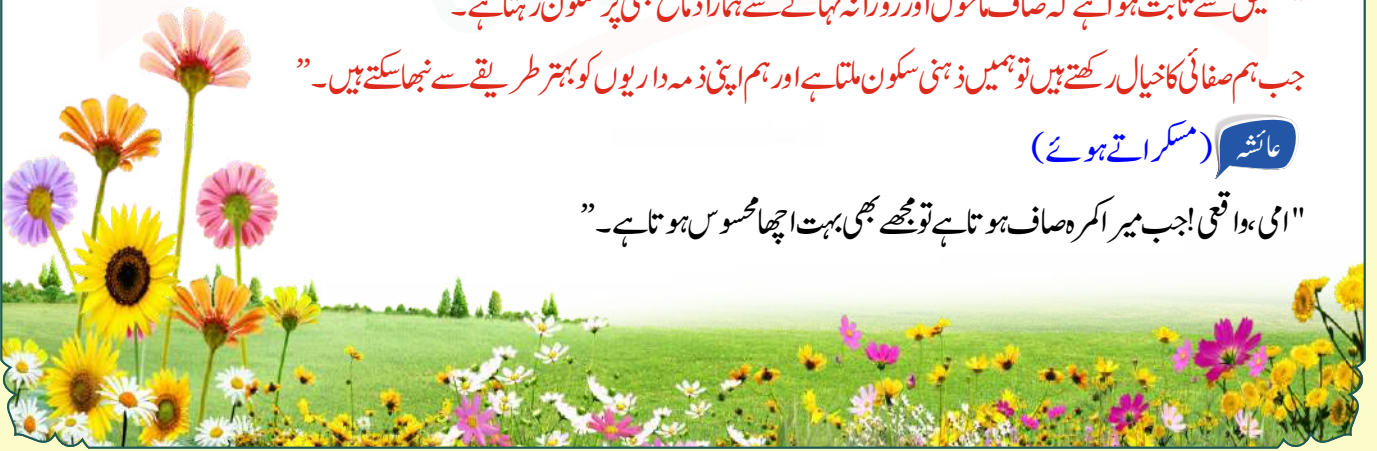
ای جان (محبت بھرے لہجے میں)

”تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ صاف ماحول اور روزانہ نہانے سے ہمارا دماغ بھی پرسکون رہتا ہے۔

جب ہم صفائی کا خیال رکھتے ہیں تو ہمیں ذہنی سکون ملتا ہے اور ہم اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے نبھاسکتے ہیں۔“

عائشہ (مسکراتے ہوئے)

”امی، واقعی! جب میرا کمرہ صاف ہوتا ہے تو مجھے بھی بہت اچھا محسوس ہوتا ہے۔“



امی جان (نرمی سے)

"صفائی کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ یہ ہماری نیند کو بہتر بناتی ہے۔ جب ہمارا بستر صاف ہوتا ہے اور ہم خود بھی صاف ہوتے ہیں، تو ہمیں اچھی نیند آتی ہے۔ اس سے ہمارا جسم اور دماغ دونوں تازہ دم ہو جاتے ہیں۔"

اقبال (سوچتے ہوئے)

"امی، آپ صحیح کہہ رہی ہیں، میں نے بھی محسوس کیا ہے کہ جب میں صاف کپڑے پہن کر سوتا ہوں تو نیند بھی بہتر آتی ہے۔"

امی جان: (محبت بھرے لہجے میں)

"صفائی کی عادت ہماری شخصیت کو بھی نکھارتی ہے۔ جب ہم صاف رہتے ہیں، تو لوگوں میں ہماری عزت بڑھتی ہے اور ہمیں ہر جگہ پذیرائی ملتی ہے۔"

امی جان (نرمی سے)

"اسلام میں صفائی کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'صفائی نصف ایمان ہے' (صحیح مسلم)۔"

یعنی کہ ہمیں اپنی زندگی میں صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔"

عائشہ (گہری سوچ میں)

"امی، اگر صفائی ایمان کا حصہ ہے تو ہمیں تو اس پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔"

امی جان (محبت بھرے لہجے میں)

"اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے، 'بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے' (سورہ البقرہ: ۲۲۲)۔ جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں پاک صاف ہونا چاہئے تاکہ ہماری عبادت قبول ہو۔"

اقبال (سنجیدگی سے)

"امی، میں سمجھ گیا ہوں کہ ہماری جسمانی صفائی ہماری روحانی صفائی سے جڑی ہوئی ہے۔"

امی جان (نرمی سے)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'صفائی ایمان کا حصہ ہے، اور ایمان جنت کی طرف لے جاتا ہے' (صحیح بخاری)۔"

یعنی کہ صفائی کی عادت ہمیں دنیا میں بھی فائدہ پہنچاتی ہے اور آخرت میں بھی کامیابی دلاتی ہے۔"



(مسکراتے ہوئے) امی جان

"میرے پیارے بچو، میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور تمہاری خوشحالی اور کامیابی کی فکر کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم میری باتوں کو سمجھو گے اور اپنی زندگی میں صفائی کا خاص خیال رکھو گے۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری ہر مشکل میں تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

اقبال اور عائشہ: (دلچسپی سے)

"امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی نصیحتوں پر عمل کریں گے ان شاء اللہ اور اپنی زندگی میں صفائی کا خاص خیال رکھیں گے۔ ہم اپنے روزمرہ کے معمولات میں صفائی کو شامل کریں گے اور اپنی صحت اور ایمان دونوں کو مضبوط بنائیں گے۔"

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے اقبال اور عائشہ کے دل میں صفائی کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پاکیزگی کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے محنت کرنے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے ان کی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور انہیں اللہ کے قریب کیا۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے، اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

نصیحت:

"میرے پیارے بچو، صفائی نہ صرف ہماری صحت اور ذہنی سکون کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ بھی ہے، اسے نظر انداز نہ کرو ورنہ دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان اٹھاؤ گے۔"



(4) فون اور سوشل میڈیا: دوست یا دشمن؟

ماں اور بیٹی کی گفتگو:

ای جان (بیچار بھرے لہجے میں): ذکری، میری بیماری بیٹی، آج ہم کچھ خاص باتیں کریں گے۔ تمہیں معلوم ہے، میں تمہیں کتنا چاہتی ہوں اور تمہاری بھلائی کے لئے فکر مند رہتی ہوں۔

ذکری (مسکراتے ہوئے): جی امی، میں جانتی ہوں کہ آپ ہمیشہ میرے بارے میں سوچتی ہیں۔

ای جان ذکری، میں نے دیکھا ہے کہ تم اکثر اپنے فون میں مصروف رہتی ہو۔ مجھے یہ سمجھانا ہے کہ یہ عادت تمہاری صحت اور زندگی پر کیسے اثر ڈال سکتی ہے۔

ذکری (حیران ہو کر!): کیا مطلب امی؟ فون استعمال کرنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

ای جان (نرمی سے): دیکھو بیٹی، فون کا زیادہ استعمال کئی نقصانات کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً، جب تم زیادہ دیر تک فون استعمال کرتی ہو، تو تمہاری آنکھیں تھک جاتی ہیں۔ اس سے تمہاری نظر خراب ہو سکتی ہے اور سر میں درد کے ساتھ ساتھ ذہنی الجھن کا بھی شکار ہو سکتی ہو۔

ذکری (تھوڑا فکر مند): اوہ، مجھے کبھی کبھی واقعی سر میں درد ہوتا ہے۔

ای جان ہاں بیٹی، اور نہ صرف یہ، بلکہ جب تم زیادہ وقت فون پر گزارتی ہو، تو تمہاری نیند بھی متاثر ہوتی ہے۔ اور نیند کی کمی سے تمہاری صحت خراب ہو سکتی ہے اور تمہارا دماغ بھی تھکا ہوا محسوس کرتا ہے۔

ذکری (سر ہلاتے ہوئے): میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔

ای جان (محبت سے): اور بیٹا، فون پر غلط چیزیں دیکھنا بہت نقصان دہ ہے۔ یہ نہ صرف ہمارے وقت کا ضیاع ہے بلکہ یہ ہمارے دل اور دماغ پر بھی برا اثر ڈال سکتا ہے۔ اللہ ہمیں ایسی چیزوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ ہوں۔

ذکری ہاں، امی، آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

ای جان اور سوشل میڈیا کا کثرت سے استعمال بھی بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس سے ہمیں حقیقت سے دور کر دیتا ہے اور ہم اپنی زندگی کے اہم لمحات کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ہم دوسروں کی زندگیوں سے موازنہ کرنے لگتے ہیں، جس سے ہمیں خود سے ناخوشی ہو سکتی ہے۔

ذکری (تھوڑا سوچ کر): آپ صحیح کہہ رہی ہیں، امی۔ کبھی کبھی میں سوشل میڈیا پر دوسروں کی خوشیاں دیکھ کر خود کو اداس محسوس کرتی ہوں۔

ماں (پیارے سے): میری پیاری بیٹی، تمہاری خوشی اور سکون بہت اہم ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کو بہتر بنانے پر توجہ دیں، نہ کہ دوسروں کی زندگیوں سے متاثر ہوں۔ تمہیں علم حاصل کرنے، اچھی کتابیں پڑھنے، اور دوستوں کے ساتھ وقت گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ذکری (مسکراتے ہوئے): آپ کی باتیں مجھے بہت اچھی لگ رہی ہیں، امی۔ میں کوشش کروں گی کہ فون کا استعمال کم کر دوں گی اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے پر توجہ دوں گی ان شاء اللہ۔

ماں (پیارے سے ذکری کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے): اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، میری پیاری بیٹی۔ یاد رکھو، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری بھلائی کے لئے فکر مند ہوں۔

ذکری (شکریہ، امی۔ میں آپ کی باتوں کو دل سے مانوں گی اور اپنی عادات کو بہتر بنانے کی کوشش کروں گی۔ اس طرح، پیاری بچوں، ماں کی محبت اور نصیحتیں ہمیشہ ہمارے لئے بہترین راہنمائی کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی ماں کی باتیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



نصیحت:

"پیارے بچو، اپنی ماں کی باتوں کو دل سے ماننا اور اس کی نصیحتوں پر عمل کرنا، کیونکہ ماں کی محبت اور فکر ہمیشہ ہماری بھلائی کے لیے ہوتی ہے۔"



(5) پردے کی اہمیت: عزت اور حفاظت

ماں اور بیٹی کی گفتگو

ماں (محبت سے): ذکری، میری پیاری بیٹی، آج میں تم سے ایک اہم موضوع پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ اسلامی ہدایات ہماری حفاظت اور بھلائی کے لیے ہیں۔

ذکری (دلچسپی سے): جی امی، کون سا موضوع؟

ماں (نرمی سے): بیٹی، آج ہم پردے کی اہمیت اور بے پردگی کے نقصانات کے بارے میں بات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پردے کا حکم دیا ہے تاکہ ہم اپنی عزت اور پاکدامنی کی حفاظت کر سکیں۔

ذکری (سوچتے ہوئے): امی، میں سمجھتی ہوں کہ پردہ کرنا ضروری ہے، لیکن کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ مشکل ہے۔

ماں (پیارے سے): میں جانتی ہوں بیٹی، لیکن ہمیں اللہ کے حکم کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صحابیات کی زندگیوں میں کئی واقعات ہیں جو ہمیں پردے کی اہمیت اور اس کے فوائد سکھاتے ہیں۔

ذکری (کیا آپ مجھے کچھ واقعات بتا سکتی ہیں؟)

ماں (ضرور، پیاری بیٹی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں، انہوں نے ہمیشہ پردے کی پابندی کی۔ ایک بار انہوں نے اپنے والد سے درخواست کی کہ ان کے جنازے کو اس طرح بنایا جائے کہ ان کا جسم چھپ جائے، تاکہ ان کی عزت اور پردے کی حفاظت ہو سکے۔ یہ واقعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے بعد ہونے والی بے پردگی کی اتنی فکر کی ہے تو ہم کو اپنی زندگی میں پردے کی کتنی فکر ہونی اور کرنی چاہئے! اس لیے ہمیں اپنی زندگی میں پردے کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔

ذکری (واقعی، امی۔ یہ تو بہت ہی عزت اور احترام کی بات ہے۔)

ماں (بالکل بیٹی، اور ایک اور مثال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ انہوں نے بھی ہمیشہ پردے کا خیال رکھا اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاری۔ ان کا عمل ہمیں سکھاتا ہے کہ پردہ ہمیں لوگوں کی بری نگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے اور ہمیں عزت و احترام دیتا ہے۔



ذری امی، پردے کا کیا فائدہ ہے؟

ماں (مسکراتے ہوئے): بیٹی، پردہ ہمیں کئی نقصانات سے بچاتا ہے۔ جب ہم پردے میں ہوتے ہیں، تو ہم دوسروں کی بری نگاہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس سے ہمیں خاص احترام ملتا ہے اور لوگ ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بے پردگی اور بے حیائی ہمیں لوگوں کی بری نگاہوں کا شکار بناتی ہیں اور ہماری عزت کو خطرے میں ڈالتی ہے۔

ذری مجھے سمجھ آرہا ہے، امی۔

ماں (محبت سے): اور بیٹی، سوشل میڈیا اور جدید دور میں بے پردگی اور بے حیائی بہت عام ہو گئی ہے۔ ہمیں اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہمیں اللہ کے قریب کرنے کے بجائے، گناہ کی طرف لے جاسکتی ہے۔

ذری امی، میں کوشش کروں گی کہ میں پردے کا زیادہ خیال رکھوں اور بے پردگی سے بچوں۔

ماں (پیارے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے): میری پیاری بیٹی، اللہ تمہیں ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور تمہیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ یاد رکھو، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری بھلائی کے لیے فکر مند ہوں۔

ذری (مسکراتے ہوئے): شکریہ، امی۔ میں آپ کی باتوں کو دل سے مانوں گی اور اپنی زندگی میں ان پر عمل کروں گی ان شاء اللہ۔

اس طرح، پیارے بچو، ماں کی محبت اور نصیحتیں ہمیشہ ہمارے لیے بہترین راہنمائی کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی ماں کی باتیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نصیحت:

"بیٹا، اپنی ماں کی محبت کو سمجھو اور اس کی نصیحتوں پر عمل کرو، کیونکہ اس کی فکر اور دعائیں تمہارے ہر قدم پر تمہیں محفوظ رکھتی ہیں۔"



(6) دوستوں کی پہچان: کامیاب زندگی کا راز



ماں اور بچوں کی گفتگو

ماں (پیارے سے): حنظلہ، ذکری، آؤ میرے پاس بیٹھو، مجھے آپ دونوں سے ایک اہم بات کرنی ہے۔

حنظلہ (دلچسپی سے): جی امی، کیا بات ہے؟

ذکری (متوجس ہو کر): ہاں امی، ہمیں کیا بتانا چاہتی ہیں؟

ماں (نرمی سے): میرے پیارے بچوں، آپ دونوں اسکول جاتے ہیں اور وہاں بہت سی سہیلیاں اور دوست بناتے ہیں۔ لیکن ہر

دوست ہمارے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ کچھ دوست ہمیں اچھے راستے پر لے جاتے ہیں جبکہ کچھ ہمیں غلط راستے پر ڈال سکتے ہیں۔

حنظلہ (سوچتے ہوئے): امی، ہم کیسے جان سکیں گے کہ کون سا دوست اچھا ہے اور کون سا برا؟

ماں (محبت سے): بیٹا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل اور سمجھ دی ہے تاکہ ہم اچھے اور برے میں فرق کر سکیں۔ اچھی دوستی وہ ہوتی ہے جو

آپ کو نیکی کی طرف مائل کرے، آپ کو اچھے کام کرنے کی ترغیب دے اور آپ کے ساتھ اچھی عادات کو فروغ دے۔ بری دوستی وہ ہوتی ہے جو آپ کو برے کاموں کی طرف مائل کرے، آپ کو جھوٹ بولنے پر ابھارے اور آپ کے ساتھ غلط عادات کو فروغ دے۔

ذکری (دلچسپی سے): امی، کیا آپ ہمیں کچھ مثالیں دے سکتی ہیں؟

ماں (مسکراتے ہوئے): بھروسہ، میرے بچوں۔ فرض کرو، اگر آپ کی کوئی سہیلی آپ کو کہے کہ اسکول کے کام کو چھوڑ دو اور کھیلنے چلو، یا

کوئی آپ کو جھوٹ بولنے پر ابھارے، تو یہ برے دوست کی علامات ہیں۔ دوسری طرف، اگر کوئی سہیلی آپ کو وقت پر کام کرنے، پڑھنے اور نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دے، تو یہ اچھی سہیلی کی علامات ہیں۔



حفظہ امی، اگر ہم برے دوستوں سے دور رہنے کی کوشش کریں اور وہ ناراض ہو جائیں تو؟

مال (نرمی سے): بیٹا، ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی دوست آپ کو غلط راستے پر لے جا رہا ہے، تو اسے پیار سے سمجھاؤ اور کوشش کرو کہ اسے بھی صحیح راستے پر لاؤ۔ اگر وہ نہ سمجھے، تو اس سے دور رہنا بہتر ہے۔ اچھے دوست آپ کی بھلائی چاہتے ہیں اور آپ کو کبھی بھی نقصان نہیں پہنچاتے۔

ذکری (پریشان ہو کر): امی، اگر ہم اکیلے رہ گئے تو؟

مال (پیار سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے): بیٹی، اللہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔ اگر آپ اچھے دوستوں کی تلاش میں رہیں گے تو اللہ آپ کو اچھی۔ ہلیاں عطا فرمائے گا۔ کبھی بھی خوفزدہ نہ ہو، اور ہمیشہ نیکی کی راہ پر چلنے کی کوشش کرو۔ یاد رکھو، اچھے دوست آپ کی زندگی کو خوشگوار بناتے ہیں اور برے دوست آپ کی زندگی کو مشکلات میں ڈال سکتے ہیں۔

حفظہ (مسکراتے ہوئے): شکریہ، امی۔ ہم آپ کی باتوں کو دل سے مانیں گے اور اپنے دوستوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے

ان شاء اللہ۔

ذکری (متفق ہو کر): جی امی، ہم ہمیشہ اچھی سہلیوں کے ساتھ رہنے کی کوشش کریں گے ان شاء اللہ۔

مال (پیار سے): میرے پیارے بچو، اللہ آپ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کو نیکی کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رکھو، میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں اور آپ کی بھلائی کے لئے فکر مند ہوں۔

اس طرح، پیارے بچو، ایک ماں کی محبت اور نصیحتیں ہمیشہ ہمارے لئے بہترین راہنمائی کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی ماں کی باتیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



"اچھے دوست آپ کی زندگی کی راہیں روشن کرتے ہیں، جبکہ برے دوست اندھیروں میں لے جاسکتے ہیں، ہمیشہ اللہ کی رضا کو مقدم رکھیں اور نیکی کی راہ پر چلیں۔"





(7) گھریلو کام: سب کی ذمہ داری

ماں اور بیٹی کی پیاری گفتگو

ماں (پیار بھرے لہجے میں): ذکری، میری پیاری بیٹی، ذرا یہاں آکر بیٹھو۔ مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔

ذکری (حیرت سے): جی امی، کیا بات ہے؟

ماں (نرمی سے): بیٹی، تمہیں معلوم ہے کہ گھریلو کام اور امور خانہ داری ہمارے دین میں کتنی اہمیت رکھتے ہیں؟ یہ نہ صرف ہمارے گھر کو صاف اور منظم رکھتے ہیں بلکہ ہمیں صبر، تحمل اور محنت کی بھی تربیت دیتے ہیں۔

ذکری (پریشان ہو کر): امی، مجھے یہ کام کرنا مشکل لگتا ہے اور میں ان میں دلچسپی نہیں لیتی۔

ماں (مسکراتے ہوئے): بیٹی، یہ احساس عام ہے لیکن ہمیں کچھ باتوں کو سمجھنا ہو گا۔ ہماری امہات المؤمنین، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، بھی گھریلو کاموں میں حصہ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

ذکری (دلچسپی سے): امی، آپ مجھے ان کے بارے میں بتائیے۔

ماں (پیار سے): حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں، کی کہانی بہت سبق آموز ہے۔ ان کے ہاتھوں میں چکی پینے سے چھالے پڑ گئے تھے اور وہ گھر کے کام کرنے سے بہت تھک جاتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے اپنے والد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں ایک خادم دے دیں تاکہ وہ کچھ مدد حاصل کر سکیں۔

ذکری (حیرت سے): پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟

ماں (نرمی سے): نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک خادم دینے کے بجائے ایک تسبیح سکھائی۔ انہوں نے فرمایا: "اے فاطمہ، جب تم رات کو سونے جاؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۴۴ بار اللہ اکبر کہو۔ یہ تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے۔"

ماں (سوچتے ہوئے): امی، اس تسبیح سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیا فائدہ ہوا؟

ذکری (مسکراتے ہوئے): بیٹی، اس تسبیح نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روحانی طاقت اور سکون فراہم کیا۔ انہوں نے اپنے والد کی نصیحت کو قبول کیا اور اس تسبیح کو اپنا معمول بنا لیا۔ اس سے نہ صرف ان کے دل کو سکون ملا بلکہ انہیں گھر کے کاموں میں بھی حوصلہ اور طاقت ملی۔

ذکری (دلچسپی سے): امی، اس کا مطلب ہے کہ تسبیح بھی ہمارے کاموں میں مدد کر سکتی ہے؟

ماں (نرمی سے): بالکل بیٹی، تسبیح ہماری روحانی طاقت ہے اور اللہ سے مدد مانگنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب ہم دل سے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں، تو وہ ہمیں مشکلات میں صبر اور حوصلہ عطا کرتا ہے۔

ذکری (جوش سے): امی، میں بھی اس تسبیح کو اپنے معمول میں شامل کروں گی۔ اور میں کوشش کروں گی کہ گھریلو کاموں میں دلچسپی لوں اور آپ کی مدد کروں۔

ماں (خوش ہو کر): اللہ تمہیں خوش رکھے، میری بیماری بیٹی۔ ہمیشہ یاد رکھو، محنت اور نیک نیتی سے کئے گئے کام کبھی ضائع نہیں جاتے۔

ذکری (مسکراتے ہوئے): شکریہ، امی۔ آپ نے میری بہت مدد کی۔ میں اب سے گھریلو کاموں میں دلچسپی لینے کی کوشش کروں گی۔

ماں (پیارے سے): اللہ تمہیں کامیاب کرے، میری بیماری بیٹی۔ اور ہمیشہ اللہ پر بھروسہ رکھو اور تسبیح کو اپنی زندگی کا حصہ بناؤ۔

اس طرح، ایک ماں کی محبت اور نصیحتیں ہمیشہ ہمارے لئے بہترین راہنمائی کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی ماں کی باتیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نصیحت

"بچو، گھر کے کاموں میں حصہ لے کر نہ صرف
اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو، بلکہ ایک خوشحال اور
محبت بھرا ماحول بنانے میں بھی مددگار بنو۔"



(8) بڑوں کا ادب: اخلاقیات کی بنیاد

ماں اور بچوں کی پیاری گفتگو

ماں (محبت بھرے انداز میں) بچوں، آج ہم ایک بہت اہم موضوع پر بات کریں گے۔

بڑوں کا ادب اور احترام۔ یہ نہ صرف ہماری دین کی تعلیمات کا حصہ ہے بلکہ ہماری زندگی میں خوشیوں کا بھی باعث بنتا ہے۔

حنظلہ (سنجیدگی سے): امی، بڑوں کا ادب کیوں ضروری ہے؟

ماں (پیارے سے) بیچارے حنظلہ، بڑوں کا ادب ہمارے معاشرتی اور اخلاقی کردار کا حصہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بڑوں کے

ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کی عزت کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے" (ابوداؤد)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بڑوں کا ادب کرنا ایک نیک عمل ہے۔

ذکری (پریشان ہو کر): لیکن امی، اگر ہم بڑوں سے اختلاف کرتے ہیں تو کیا کریں؟

ماں (نرمی سے): ذکری، اختلاف ہونا معمولی بات ہے، لیکن ہمیں اپنے اختلافات کو احترام کے دائرے میں رکھنا چاہئے۔ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ اختلاف کرنے کے باوجود بھی ہمیں ادب اور احترام برقرار رکھنا چاہئے۔ اگر ہمیں کسی بات پر اعتراض ہے، تو اس کو ادب کے ساتھ بیان کریں۔

حنظلہ (سنجیدہ ہو کر): اور بڑوں کی مدد کیسے کریں؟

ماں (خوش ہو کر): بڑوں کی مدد کرنا ان کے ادب کا حصہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "بزرگوں کی خدمت کرنا خدا کی

عبادت ہے"۔ جب ہم بڑوں کی مدد کرتے ہیں، ان کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے ہیں، اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں، تو ہم اللہ کے قریب ہوتے ہیں۔

ذکری (دلچسپی سے): امی، ہمیں بڑوں کے ساتھ کیسے بات کرنی چاہئے؟

ماں (محبت سے): بڑوں کے ساتھ بات کرتے وقت ہمیں ہمیشہ نرم زبان اور احترام کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر، نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی حدیث ہے: "سب سے اچھا شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہترین سلوک کرے" (ابن ماجہ)۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بات چیت میں احترام اور محبت دکھائیں، چاہے وہ بات چھوٹی ہو یا بڑی۔

حفظہ (پریشان ہو کر): اور اگر ہمیں بڑوں کے ساتھ جھگڑا اور یہ دیکھنے کو ملے؟

ماں (خوشی سے): جھگڑا اور یہ ہمارے دین کی تعلیمات کے برعکس ہے۔ ہمیں ہمیشہ صبر اور برداشت کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ ہمیں اپنے دل کو نرم اور احترام سے بھرا رکھنا چاہئے۔

ذکری (سوچتے ہوئے): اور ہمیں بڑوں کے لئے دعا کیسے کرنی چاہئے؟

ماں (پیارے سے): بڑوں کے لئے دعا کرنا بھی بہت اہم ہے۔ دعا کریں کہ اللہ ان کی عمر دراز کرے، انہیں صحت مند رکھے، اور ان کی زندگی میں خوشیوں کا اضافہ کرے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی در خواست کی تھی کہ ان کے گھر کی مشکلات آسان ہوں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا سکھائی تھی، جو ہماری زندگی کے لیے بھی مثال ہے۔

حفظہ (پرامن ہو کر): امی، آپ نے ہمیں بڑوں کے ادب کی اہمیت سمجھادی۔ ہم ان نصیحتوں پر عمل کریں گے۔

ماں (خوش ہو کر): اللہ تمہیں کامیاب کرے، میرے پیارے بچوں۔ ہمیشہ یاد رکھو، بڑوں کا ادب کرنے سے نہ صرف ہماری زندگی میں برکتیں آتی ہیں بلکہ ہماری دل کی صفائی اور محبت بھی بڑھتی ہے۔ ہمیں اپنے بزرگوں کی عزت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان کی دعاؤں کی قدر کرنی چاہئے۔

ذکری (خوشی سے): امی، ہم یقیناً ان نصیحتوں پر عمل کریں گے اور اپنے بڑوں کا احترام کریں گے ان شاء اللہ۔

ماں (پیارے بھرے انداز میں): اللہ تمہیں اپنے عمل میں ثابت قدم رکھے، بچوں۔ تمہاری کوششوں سے نہ صرف تمہاری زندگی میں خوشیاں آئیں گی بلکہ اللہ بھی تمہیں اپنی رحمت سے نوازے گا۔

اس پیاری گفتگو کے ذریعے، بچوں کو بڑوں کا ادب اور احترام کرنے کی اہمیت سمجھائی جاسکتی ہے، اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی تربیت کی جاسکتی ہے۔ اللہ ہمیں بڑوں کے ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

"بچوں، بڑوں کا ادب کرنا ہماری ذمہ داری ہے، کیونکہ ان کی عزت و احترام ہی ہماری ثقافت اور معاشرت کی بنیاد ہے۔"

نصیحت:

(9) بھائی بہنوں کی محبت: مضبوط رشتہ

ماں کی زبانی پیار بھری تربیت

ایک خوبصورت اور روشن صبح، گھر کے آنگن میں حنظلہ اور ذکری کھیل رہے تھے۔ ان کی امی جان، انہیں کھیلتے دیکھ کر مسکراتی ہوئی ان کے قریب آئی۔ اس نے انہیں اپنے پاس بلایا اور پیار سے کہا، "میرے پیارے بچو، آج میں تمہیں ایک بہت ہی خوبصورت بات بتانا چاہتی ہوں۔"

حنظلہ اور ذکری نے خوشی سے کہا، "امی جان، کیا بات ہے؟"

امی جان نے حنظلہ اور ذکری کو اپنے پاس بٹھایا اور نرمی سے کہا، "میرے بچو، بھائی بہنوں کے درمیان محبت اور احترام بہت اہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خاندان کی شکل میں بنایا ہے تاکہ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت کریں۔" ذکری نے معصومیت سے پوچھا، "امی جان، محبت کیسے کرتے ہیں؟"

امی جان نے مسکرا کر کہا، "محبت کا مطلب ہے کہ ہم ایک دوسرے کی مدد کریں، ایک دوسرے کا خیال رکھیں، اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اگر حنظلہ کو کوئی چیز چاہیے تو ذکری اسے خوشی سے دے، اور اگر ذکری کو کوئی مدد چاہیے تو حنظلہ اسے فوراً مدد کرے۔"

حنظلہ نے حیرت سے کہا، "لیکن امی جان، کبھی کبھی ہم لڑتے ہیں اور جھگڑتے ہیں۔"

امی جان نے نرمی سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، "میرے بچو، لڑائی جھگڑا اور جھگڑت بہت بری باتیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں ہمیشہ صبر اور محبت سے پیش آنا چاہیے۔ جب ہم لڑتے ہیں تو شیطان خوش ہوتا ہے اور اللہ ناراض ہوتا ہے۔" ذکری نے سوچتے ہوئے کہا، "تو ہمیں کیا کرنا چاہیے اگر ہم غصے میں ہوں؟"

امی جان نے جواب دیا، "جب ہم غصے میں ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کا نام لیں اور اپنی زبان پر قابو رکھیں۔ ہمیں ایک دوسرے کو معاف کرنا چاہیے اور غصہ ختم ہونے کے بعد محبت سے بات کرنی چاہیے۔"



حفظہ نے مسکراتے ہوئے کہا، "امی جان، ہمیں شیئرنگ کیسے کرنی چاہیے؟"

امی جان نے کہا، "شیئرنگ کا مطلب ہے کہ ہم اپنی چیزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بانٹیں۔ اگر ذکری کے پاس کوئی کھلونا ہے تو وہ حفظہ کو بھی کھیلنے دے کھیلنے دے، اور اگر حفظہ کے پاس کوئی چیز ہے تو وہ ذکری کو بھی بانٹے۔ اللہ تعالیٰ شیئرنگ کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے اور ہمیں اس کا اجر دیتا ہے۔"

ذکری نے خوشی سے کہا، "امی جان، ہم ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آئیں گے اور شیئر کریں گے ان شاء اللہ۔"

امی جان نے محبت سے انہیں گلے لگاتے ہوئے کہا، "یہی میری خواہش ہے، میرے بچو۔ بھائی بہنوں کی محبت اور ایک دوسرے کا احترام ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب بنائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔"

حفظہ اور ذکری نے عہد کیا کہ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آئیں گے اور شیئرنگ کریں گے۔

ماں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے" (صحیح بخاری)۔ اس حدیث کے مطابق، ہمیں اپنے بھائی بہنوں کے لئے بھی وہی پسند کرنا چاہیے جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔



ماں نے قرآن سے دلیل دیتے ہوئے کہا:

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، "اور جو غصہ پیتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" (سورہ آل عمران: ۱۳۴)۔ ہمیں چاہیے کہ ہم غصے کو پی لیں اور اپنے بھائی بہنوں کو معاف کریں۔

ماں نے صدقہ کے متعلق کہا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "بہترین صدقہ وہ ہے جو تم اپنے مال سے دو، جبکہ تم صحت مند ہو اور مال داری کی امید رکھتے ہو" (صحیح بخاری)۔ ہمیں اپنے مال اور چیزوں کو اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ شئیر کرنا چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "بہترین مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق بہترین ہوں" (صحیح بخاری)۔ ہمیں اپنے اخلاق کو بہتر بنانا چاہیے اور بھائی بہنوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

امی جان نے پیار بھرے انداز میں حنظلہ اور ذکری کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھائی بہنوں کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آنے کی اہمیت سمجھائی۔ ان کی نصیحتوں نے حنظلہ اور ذکری کے دلوں میں محبت اور شئیرنگ کا جذبہ پیدا کیا۔ یہ کہانی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ماں کی محبت اور نصیحت بچوں کی زندگی میں کتنی اہم ہوتی ہے اور کیسے وہ بچوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آنے کی ترغیب دیتی ہے۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

"بچو، آپس میں شئیرنگ اور کئیرنگ کرنا
نہ صرف ہماری محبت کو بڑھاتا ہے، بلکہ
ایک مضبوط اور خوشگوار خاندان کی
بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔"

نصیحت

(10) غصہ اور چڑچڑاپن: کیسے قابو پائیں

ایک ماں کی پیار بھری نصیحت

ایک پرسکون شام، ماں اپنے دو بچوں، احمد (12 سال) اور عائشہ (10 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) میرے پیارے بچو، آج میں تم سے ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ کبھی کبھار چھوٹی چھوٹی باتوں پر تم دونوں ناراض ہو جاتے ہو، غصہ کرتے ہو اور چڑچڑاپن دکھاتے ہو۔ لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اس سے نہ صرف ہمارے دل دکھتے ہیں بلکہ ہماری صحت پر بھی برے اثرات پڑتے ہیں؟

احمد (حیرانی سے) امی، کیا غصہ اور چڑچڑاپن ہماری صحت کے لئے نقصان دہ ہیں؟

ای جان (نرمی سے) جی ہاں، میرے بیٹے۔ جدید تحقیقات کے مطابق غصہ اور چڑچڑاپن سے ہماری جسمانی اور ذہنی صحت پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ غصہ کرنے سے ہمارے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور ہم ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، چڑچڑاپن سے ہمارے رشتے خراب ہوتے ہیں اور ہم خوش نہیں رہ پاتے۔

عائشہ (فکر مند ہو کر) امی، ہمیں کیا کرنا چاہیے تاکہ ہم غصہ اور چڑچڑاپن سے بچ سکیں؟

ای جان (محبت سے) میرے بچو، سب سے پہلے تو ہمیں صبر کرنا سیکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، "اور جو لوگ غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے" (سورہ آل عمران: ۱۳۴)۔ ہمیں بھی اللہ کے پسندیدہ بندے بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

احمد (توجہ دیتے ہوئے) امی، کیا صبر کرنے سے ہمیں کوئی فائدہ ہوگا؟

ای جان (مسکراتے ہوئے) بالکل، میرے بیٹے۔ صبر کرنے سے نہ صرف ہماری صحت بہتر ہوتی ہے بلکہ ہمارے دل بھی سکون پاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "طاقتور وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے" (صحیح بخاری)۔ ہمیں بھی اپنی طاقت کو صحیح معنوں میں استعمال کرنا چاہیے۔



عائشہ (دلچسپی سے) امی، اور کیا چیزیں ہمیں غصے اور چڑچڑاپن سے بچنے میں مدد دے سکتی ہیں؟

امی جان (نرمی سے) ہمیں ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا چاہیے۔ جب ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ہمارا دل سکون پاتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **أَلَا يَذِكرُ اللّٰهُ تَظْمِئِنُ الْقُلُوبُ** بے شک دلوں کا سکون اللہ کی یاد میں ہے (سورہ رعد: ۲۸)۔ ہمیں ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنی زبان کو اچھی باتوں میں مشغول رکھنا چاہیے۔

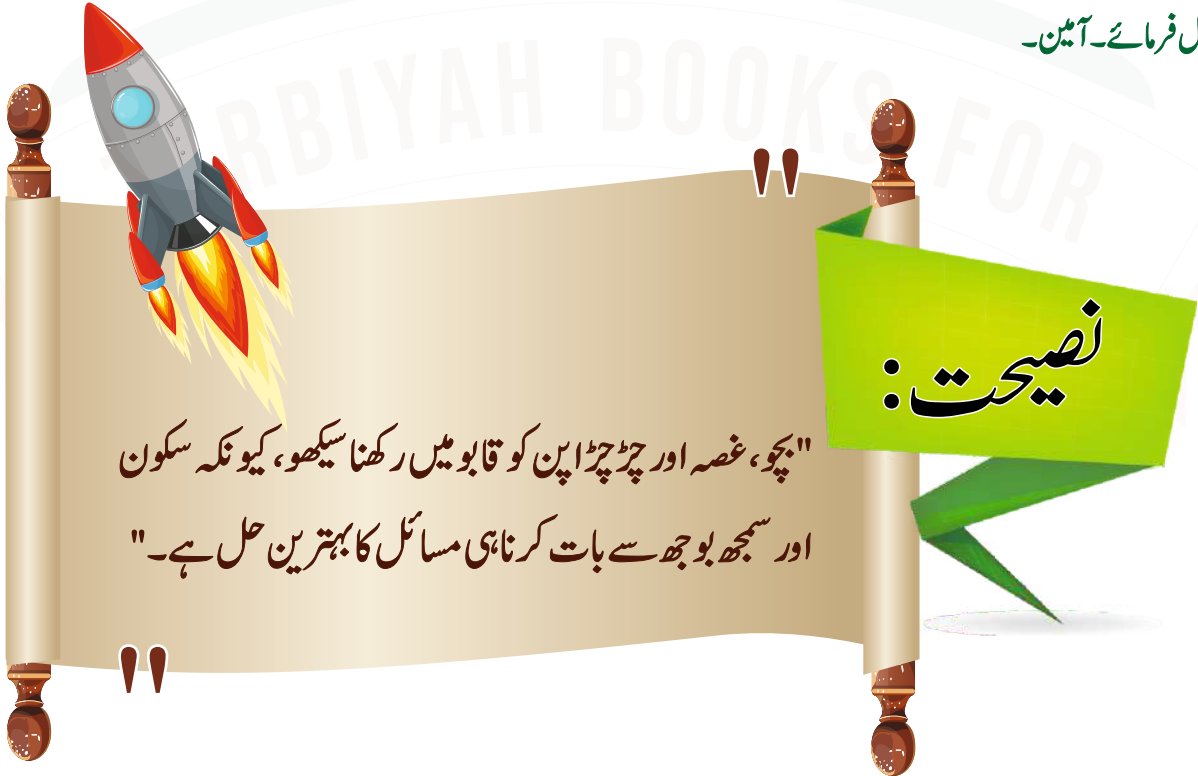
احمد (سوچتے ہوئے) امی، کیا ہمیں کوئی خاص دعا پڑھنی چاہیے جب ہمیں غصہ آئے؟

امی جان (محبت سے) جی ہاں، میرے بیٹے۔ جب ہمیں غصہ آئے تو ہمیں "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھنا چاہیے۔ اس سے ہمارا غصہ کم ہو جاتا ہے اور ہم شیطان کے وسوسوں سے بچ جاتے ہیں۔
ماں نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا:

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، "اور جو لوگ غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے" (سورہ آل عمران: ۱۳۴)۔ ہمیں بھی اپنے غصے کو قابو میں رکھنا چاہیے۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے احمد اور عائشہ کے دلوں میں غصہ اور چڑچڑاپن سے بچنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے صبر، اللہ کا ذکر اور دعائیں پڑھنے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے بچوں کی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور انہیں اللہ کے قریب کیا۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صبر کرنے، غصہ پی جانے اور اللہ کی یاد میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔





(11) جنک فوڈ: زہر بھری لذت

ایک ماں کی پیار بھری نصیحت

ایک خوبصورت شام، ماں اپنے دو بچوں، علی (12 سال) اور فاطمہ (10 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) میرے پیارے بچو، آج میں تم سے ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں جنک فوڈ بہت پسند کرتے ہو، لیکن کیا تم جانتے ہو کہ جنک فوڈ ہماری صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے؟

علی (حیرانی سے) امی، جنک فوڈ سے ہماری صحت کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

ای جان (نرمی سے) میرے بیٹے، جدید تحقیقات کے مطابق جنک فوڈ میں بہت زیادہ چربی، چینی، اور نمک ہوتا ہے جو ہمارے جسم کے لئے نقصان دہ ہیں۔ یہ چیزیں ہمارے جسم میں جمع ہو کر مختلف بیماریوں کا باعث بنتی ہیں، جیسے کہ موٹاپا، دل کی بیماریاں، اور شوگر وغیرہ۔

فاطمہ (فکر مند ہو کر) امی، ہمیں جنک فوڈ کے بدلے کیا کھانا چاہیے تاکہ ہم صحت مندرہ سکیں؟

ای جان (محبت سے) میرے بچو، ہمیں تازہ پھل، سبزیاں، دالیں، اور دودھ سے بنی چیزیں کھانی چاہئیں۔ یہ چیزیں ہمارے جسم کو ضروری غذائیت فراہم کرتی ہیں اور ہمیں صحت مندر کھتی ہیں۔

علی (توجہ دیتے ہوئے) امی، کیا جنک فوڈ کے بارے میں کوئی خاص مثال ہے جو ہمیں سمجھا سکیں؟

ای جان (مسکراتے ہوئے) بالکل، میرے بیٹے۔ مثال کے طور پر، ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو بچے زیادہ جنک فوڈ کھاتے ہیں، ان کی قلبی کارکردگی کم ہو جاتی ہے اور وہ موٹاپے کا شکار ہو کر زیادہ تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، جو بچے صحت مند غذائیں کھاتے ہیں، وہ زیادہ چست اور تندرست رہتے ہیں۔

فاطمہ (دلچسپی سے) امی، اور کیا چیزیں ہمیں جنک فوڈ کے بدلے میں کھانی چاہیے؟

ای جان (نرمی سے) ہمیں ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنی زبان کو اچھی باتوں میں مشغول رکھنا چاہیے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "اے بنی آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت لے جاؤ، اور کھاؤ اور پیو، اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (سورہ الاعراف: 31)۔ ہمیں بھی اللہ کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے۔

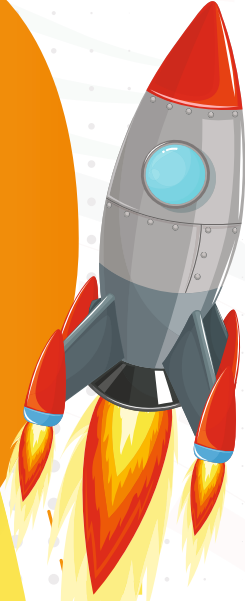
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "مومن کی طاقتور حالت بہتر ہے کمزور مومن سے" (صحیح مسلم)۔ ہمیں بھی اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ ہم اللہ کے احکام پر عمل کر سکیں اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا" (سورہ ابراہیم: ۷)۔ ہمیں ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور صحت مند غذا کی قدر کرنی چاہیے۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے علی اور فاطمہ کے دلوں میں جنگ فوڈ کے نقصانات اور صحت مند غذا کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے صحت مند غذا کھانے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے بچوں کی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور انہیں اللہ کے قریب کیا۔
اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحت مند غذا کھانے، جنگ فوڈ سے بچنے اور اللہ کی یاد میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

نصیحت



"بچو، جنگ فوڈ کھانے سے پرہیز کرو، کیونکہ یہ آپ کی صحت کو نقصان پہنچا سکتا ہے، بہتر ہے کہ ہم تازہ پھلوں اور سبزیوں کو اپنی خوراک میں شامل کریں۔"



(12) ہوٹل کے کھانے: سستی لذت یا مہنگی بیماری؟

ایک ماں کی پیار بھری نصیحت

ماں (امی جان): (محبت بھرے لہجے میں) میرے پیارے بچو، آج میں تم سے ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں کو ہوٹل کا کھانا بہت پسند ہے، لیکن کیا تم جانتے ہو کہ یہ کھانا ہماری صحت کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے؟

احمد

ماں (نرملی سے) میرے بیٹے، ہوٹل کے کھانے میں عام طور پر بہت زیادہ چکنائی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ فاسٹ فوڈ میں استعمال ہونے والا تیل عام طور پر کم معیار کا ہوتا ہے اور اسے بار بار استعمال کیا جاتا ہے، جس سے یہ تیل نقصان دہ ہو جاتا ہے۔ یہ چکنائی ہمارے جسم میں جمع ہو کر دل کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔

عائشہ (پریشانی سے) لیکن امی، ہمیں تو یہ کھانا بہت مزے دار لگتا ہے!

ماں (محبت سے) مجھے پتہ ہے، بیٹی۔ لیکن ہمیں اپنے صحت کے بارے میں بھی سوچنا چاہئے۔

ماں (مسکراتے ہوئے) آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہوٹل کے کھانے رنگ برنگے اور بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ یہ سب مصنوعی رنگ اور ذائقوں کی بدولت ہے۔ ان مصنوعی اجزاء میں مختلف کیمیکلز ہوتے ہیں جو ہمارے جسم کے لئے نقصان دہ ہیں۔ مثال کے طور پر، بعض مصنوعی رنگ بچوں میں توجہ کی کمی اور ہائپر ایکٹیویٹی کا باعث بن سکتے ہیں۔

احمد (سنجیدگی سے) تو کیا ہمیں ہمیشہ ہوٹل کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے؟

ماں (فکر مند ہو کر) ہاں، بیٹا۔ ہوٹل کے کھانوں میں نمک کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ زیادہ نمک کا استعمال ہمارے بلڈ پریشر کو بڑھا سکتا ہے اور دل کی بیماریوں کا خطرہ بھی بڑھا دیتا ہے۔



عائشہ (سوال کرتے ہوئے) لیکن امی، ہم کیا کریں جب ہمیں باہر جانا ہو؟

ماں (توجہ دیتے ہوئے) اگر کبھی باہر جانا پڑے تو کوشش کرو کہ صحت مند چیزیں چنیں، جیسے سلاد یا گرلڈ کھانے، اور ہمیشہ پانی زیادہ پیئیں۔

ماں (فکر مند لہجے میں) ہوٹل میں کھانا بنانے وقت اکثر حفظان صحت کے اصولوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہ جگہیں جراثیم سے بھرپور ہوتی ہیں، جو فوڈ پوائزنگ کا خطرہ بڑھاتا ہے۔



احمد (سنجیدگی سے) یہ تو واقعی خطرناک لگتا ہے، امی!

ماں (محبت سے) میرے پیارے بچو، ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں صحت مند کھانا عطا کیا۔



ماں گھر کا کھانا نہ صرف صحت بخش ہوتا ہے، بلکہ اس میں ماں کی محبت اور دعا بھی شامل ہوتی ہے۔

عائشہ (دلچسپی سے) امی، ہمیں گھر کا کھانا کھانے سے کیا فوائد حاصل ہوں گے؟

ماں (نرمی سے) میرے بچو، گھر کا کھانا کھانے سے ہمیں بہتر غذا آیت ملتی ہے، ہم بیمار کم پڑتے ہیں اور ہمیں توانائی ملتی ہے۔

احمد (عزم سے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اب سے ہم ہوٹل کے کھانے کی بجائے گھر کا کھانا زیادہ پسند کریں گے اور اپنی صحت کا خیال رکھیں گے۔

ماں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، "کھاؤ اور پیو، اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (سورہ الاعراف: ۳۱)۔ ہمیں بھی اپنی کھانے پینے کی عادات میں اعتدال کا دامن تھامنا چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "مومن کی طاقتور حالت بہتر ہے کمزور مومن سے" (صحیح مسلم)۔ ہمیں بھی اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ ہم اللہ کے احکام پر عمل کر سکیں اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا" (سورہ ابراہیم: ۷)۔ ہمیں ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور صحت مند غذا کی قدر کرنی چاہیے۔



ای جان (محبت سے) میرے پیارے بچو، ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں صحت مند کھانا عطا کیا۔ ہمیں اپنے جسم کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ ہم اللہ کی عبادت اور اس کے احکام پر عمل کر سکیں۔ گھر کا کھانا نہ صرف صحت بخش ہوتا ہے بلکہ اس میں ماں کی محبت اور دعا بھی شامل ہوتی ہے۔

عائشہ (دلچسپی سے) امی، ہمیں گھر کا کھانا کھانے سے کیا فائدہ حاصل ہوں گے؟

ای جان (نرمی سے) میرے بچو، گھر کا کھانا کھانے سے ہمیں بہتر غذا ایست ملتی ہے، ہم بیمار کم پڑتے ہیں اور ہمیں توانائی ملتی ہے۔ اس کے علاوہ، گھر کا کھانا ہمیں اپنی ثقافت اور روایات سے جوڑتا ہے اور ہمیں مل جل کر کھانے کی عادت سکھاتا ہے۔

احمد (عزم سے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اب سے ہم ہوٹل کے کھانے کی بجائے گھر کا کھانا زیادہ پسند کریں گے اور اپنی صحت کا خیال رکھیں گے۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے احمد اور عائشہ کے دلوں میں ہوٹل کے کھانے کے نقصانات اور گھر کے کھانے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے صحت بخش غذا کھانے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے بچوں کی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور انہیں اللہ کے قریب کیا۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحت مند غذا کھانے، ہوٹل کے کھانے سے بچنے اور اللہ کی یاد میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔



"گھر کا کھانا صحت مند اور متوازن ہوتا ہے، اس لیے ہمیشہ اسے ترجیح دو، کیونکہ یہ نہ صرف تمہاری صحت کے لئے فائدہ مند ہے بلکہ اس میں ماں کی محبت اور دعا بھی شامل ہوتی ہے۔"



(13) ویڈیو گیمز: تفریح یا تباہی؟

ماں کی محبت بھری نصیحت

منظر: ایک پرسکون دوپہر، ماں (امی جان) اپنے دو بچوں، علی (۱۲ سال) اور زینب (۱۰ سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

امی جان (نرمی اور محبت بھرے لہجے میں) میرے پیارے بچو، آج ہم ویڈیو گیمز کے بارے میں بات کریں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ دونوں کو ویڈیو گیمز کھیلنا بہت پسند ہے، لیکن آئیے دیکھتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے کتنے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔

1. وقت کا ضیاع

امی جان (مسکراتے ہوئے) بچو، کیا آپ جانتے ہیں کہ ویڈیو گیمز کھیلنے میں بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے؟ جدید تحقیقات کے مطابق، جو بچے زیادہ وقت ویڈیو گیمز میں گزارتے ہیں، وہ اپنی پڑھائی اور دیگر اہم کاموں میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

زینب (حیرانی سے) لیکن امی، اگر ہم صرف ایک گھنٹہ کھیلیں تو کیا ہو گا؟

امی جان (ہنستے ہوئے) ایک گھنٹہ تو ٹھیک ہے، مگر اگر وہ گھنٹہ روزانہ دو گھنٹے بن جائے تو؟ ہمیں اپنے وقت کی قدر کرنی چاہیے۔

2. صحت کے مسائل

امی جان (فکر مند ہو کر) ویڈیو گیمز کے زیادہ کھیلنے سے صحت کے مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ زیادہ دیر تک اسکرین کے سامنے بیٹھنے سے آنکھوں کی بینائی کمزور ہو سکتی ہے اور جسمانی سرگرمیوں کی کمی سے موٹاپے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

علی (سنجیدگی سے) تو ہمیں کتنی دیر تک کھیلنا چاہیے تاکہ صحت خراب نہ ہو؟

امی جان (محبت سے) اچھا سوال ہے، علی! ہمیں روزانہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ویڈیو گیمز کھیلنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے علاوہ کھیل کود اور دیگر سرگرمیوں میں بھی شامل ہونا چاہیے۔

3. ذہنی دباؤ اور چڑچڑاپن

امی جان (محبت بھرے لہجے میں) بچو، کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ ویڈیو گیمز کھیلنے کے بعد آپ زیادہ چڑچڑے اور غصے میں آجاتے ہیں؟ تحقیق کے مطابق، زیادہ ویڈیو گیمز کھیلنے سے بچوں میں ذہنی دباؤ اور چڑچڑاپن پیدا ہوتا ہے۔

زینب (سوچتے ہوئے) تو امی، کیا یہ گیمز ہمیں خوشی نہیں دیتے؟

امی جان (نرمی سے) گیمز خوشی تو دیتے ہیں، مگر زیادہ کھیلنے سے ہمیں تھکن اور چڑچڑاپن محسوس ہوتا ہے۔ ہمیں توازن رکھنا ہو گا۔



ای جان (نرمی سے) میرے بچو، ویڈیو گیمز کھیلنے سے ہم اپنے دو ستوں اور خاندان سے دور ہو جاتے ہیں۔ ہمیں حقیقی زندگی میں دو ستوں کے ساتھ کھیلنے اور بات چیت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

علی (متحسب ہو کر) تو کیا ہمیں باہر کھیلنے کا وقت نکالنا چاہیے؟

ای جان (مسکراتے ہوئے) بالکل! باہر کھیلنے سے آپ کو دو ستوں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملتا ہے، اور آپ کا جسم بھی صحت مند رہتا ہے۔

زینب (عزم سے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ویڈیو گیمز کو کنٹرول کریں گے ان شاء اللہ۔

ای جان (پیار بھرے لہجے میں) ہمیں صحت کا بھی خیال رکھنا چاہیے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تمہاری صحت بھی ایک نعمت ہے، اس کا خیال رکھو" (صحیح بخاری)۔

ای جان (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بچو، ہمیں اپنی زندگی میں توازن برقرار رکھنا چاہیے۔ ویڈیو گیمز کھیلنا ٹھیک ہے لیکن ہمیں اپنی پڑھائی، کھیل کود، اور دو ستوں کے ساتھ وقت گزارنے کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

علی (دلچسپی سے) تو کیا ہمیں ہر روز ایک وقت مقرر کرنا چاہیے؟

ای جان (نرمی سے) بالکل! روزانہ ایک وقت مقرر کریں تاکہ پڑھائی، کھیل کود، اور دیگر سرگرمیوں کے لئے بھی وقت نکال سکیں۔

زینب (عزم سے) ہم ان شاء اللہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں گے۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے علی اور زینب کے دلوں میں ویڈیو گیمز کے نقصانات اور وقت کی قدردانی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اعتدال کی راہ اپنانے کا عہد کیا۔

ای جان (مسکراتے ہوئے) اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو وقت کی قدردانی کرنے، ویڈیو گیمز کے نقصانات سے بچنے اور اللہ کی یاد میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



"ویڈیو گیمز کھیلنے کے بعد اگر آپ میں چڑچڑاپن یا تھکن محسوس ہو تو یہ سوچیں کہ کیا یہ واقعی آپ کے لئے اچھا ہے؟"

نصیحت:



(14) سگریٹ نوشی: خطرناک عادت

ماں کی محبت بھری نصیحت

ایک پرسکون شام، ماں اپنے بیٹے، احمد (18 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

ای جان (زری اور محبت بھرے لہجے میں) احمد بیٹا، آج مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ تم بڑے ہو چکے ہو اور اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکتے ہو، لیکن ایک ماں کی حیثیت سے، میں چاہتی ہوں کہ تمہیں سگریٹ نوشی کے نقصانات کے بارے میں کچھ بتاؤں۔

1. صحت کے مسائل

ای جان (فکر مند ہو کر) بیٹا، کیا تم جانتے ہو کہ سگریٹ نوشی ہماری صحت کے لئے کتنی نقصان دہ ہے؟ دنیا بھر کی جدید تحقیقات کے مطابق، سگریٹ نوشی سے پھیپھڑوں کے کینسر، دل کے امراض، اور سانس کی بیماریوں کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی کرنے والے افراد میں پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ ۲۵ گنا زیادہ ہوتا ہے۔

2. اقتصادی نقصانات

ای جان (زری سے) بیٹا، سگریٹ نوشی نہ صرف ہماری صحت کے لئے نقصان دہ ہے بلکہ یہ ہمارے مالی وسائل کا بھی ضیاع کرتی ہے۔ جو پیسے ہم سگریٹ خریدنے میں خرچ کرتے ہیں، انہیں ہم اپنی تعلیم، صحت، یا کسی اور مفید کام میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق، سگریٹ نوشی پر خرچ ہونے والی رقم سے دنیا بھر میں کئی اہم مسائل حل کیے جاسکتے ہیں۔

3. سماجی اثرات

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) بیٹا، سگریٹ نوشی سے ہمارا سماجی مقام بھی متاثر ہوتا ہے۔ لوگ ہمیں منفی نظر سے دیکھتے ہیں اور ہمارا احترام کم ہو جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق، سگریٹ نوشی کرنے والے افراد کو ملازمتوں اور دیگر سماجی مواقعوں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔



1- صحت کی حفاظت

ای جان (نرمی سے) اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

"وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأِرْءَاكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأِرْءَاكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأِرْءَاكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ" (سورہ البقرہ: ۱۹۵)۔

ہمیں اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے اور ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے جو ہماری صحت کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

2. نعمتوں کی قدر

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "صحت اور وقت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کی قدر لوگ نہیں کرتے"

(صحیح بخاری)۔ ہمیں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کرنی چاہیے اور انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

3. صاف و شفاف زندگی

ای جان (نرمی سے) اسلام ہمیں صفائی اور پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے ہمارے جسم، کپڑے، اور ماحول میں ناپاکی پھیلتی ہے

جو کہ اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

احمد (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بیٹے، میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور تمہاری صحت اور خوشحالی کی فکر کرتی ہوں۔ مجھے

یقین ہے کہ تم میری باتوں کو سمجھو گے اور سگریٹ نوشی سے بچنے کی کوشش کرو گے۔

ای جان (دلچسپی سے) امی، میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں سگریٹ نوشی چھوڑنے کی کوشش کروں گا اور آپ کی نصیحتوں پر عمل کروں گا۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے احمد کے دل میں سگریٹ نوشی کے نقصانات اور صحت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس نے ماں کے مشوروں پر عمل

کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے سگریٹ نوشی چھوڑنے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے احمد کی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور اسے اللہ کے قریب کیا۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحت کی قدر دانی کرنے، سگریٹ نوشی کے نقصانات سے بچنے اور اللہ کی یاد میں مشغول رہنے کی توفیق عطا

فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔



"سگریٹ نوشی ایک ایسی لعنت ہے جو آپ کی صحت کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہے، اس لیے اس سے دور رہنے کا عہد کریں تاکہ آپ کی زندگی خوشیوں سے بھری رہے۔"

نصیحت:

(15) لڑکیوں سے دوستی: زندگی کے چیلنجز

ماں کی محبت بھری نصیحت

ایک پرسکون شام ماں اپنے بیٹے، عادل (6 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔
ای جان (نرملی اور محبت بھرے لہجے میں) عادل بیٹا، آج مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ تم بڑے ہو چکے ہو اور اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکتے ہو، لیکن ایک ماں کی حیثیت سے، میں چاہتی ہوں کہ تمہیں لڑکیوں سے دوستی کے نقصانات کے بارے میں کچھ بتاؤں۔



1- تعلیمی کارکردگی پر اثر

ای جان (فکر مند ہو کر) بیٹا، کیا تم جانتے ہو کہ لڑکیوں سے زیادہ دوستی رکھنے سے ہماری تعلیمی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے؟ دنیا بھر کی جدید تحقیقات کے مطابق، ایسی دوستیوں میں وقت ضائع ہونے کی وجہ سے طالب علموں کی تعلیمی کارکردگی کمزور ہو جاتی ہے۔ ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو طلباء زیادہ تر وقت چٹانگ اور دوستی میں گزارتے ہیں، ان کے گریڈز گرنے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔

2- ذہنی دباؤ اور پریشانی

ای جان (نرملی سے) بیٹا، لڑکیوں سے دوستی اور چٹانگ سے اکثر ذہنی دباؤ اور پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ مختلف تحقیقی مطالعات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ایسی دوستیوں میں لڑائی جھگڑے اور اختلافات کی وجہ سے ذہنی دباؤ بڑھتا ہے، جو کہ صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

3- وقت اور توانائی کا ضیاع

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) بیٹا، لڑکیوں سے زیادہ دوستی میں وقت اور توانائی کا ضیاع ہوتا ہے۔ جو وقت ہم اپنی پڑھائی، ورزش، اور دیگر مفید سرگرمیوں میں لگا سکتے ہیں، وہ ان غیر ضروری دوستیوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔

1- اخلاقی پاکیزگی

امی جان (نرمی سے) اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الْقَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطْنٌ

اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں" (سورہ الانعام: ۱۵۱)۔

ہمیں اپنے اخلاق کو پاکیزہ رکھنا چاہیے اور ایسی دو سستیوں سے بچنا چاہیے جو ہمیں بے حیائی کی طرف لے جاسکتی ہیں۔

2. نگاہ کی حفاظت

امی جان (محبت بھرے لہجے میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے" (ترمذی)۔ ہمیں

اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنی چاہیے اور غیر ضروری دو سستیوں سے بچنا چاہیے جو ہمارے ایمان کو کمزور کر سکتی ہیں۔

3. وقت کی قدر

امی جان (نرمی سے) اسلام ہمیں وقت کی قدر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر

لوگ نقصان میں رہتے ہیں: صحت اور فراغت کا وقت" (صحیح بخاری)۔ ہمیں اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا چاہیے اور غیر ضروری دو سستیوں

میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

امی جان (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بیٹے، میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور تمہاری صحت، خوشحالی اور کامیابی کی فکر کرتی

ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم میری باتوں کو سمجھو گے اور ایسی دو سستیوں سے بچنے کی کوشش کرو گے جو تمہارے لئے نقصان دہ ہو سکتی

ہیں۔

عادل (دلچسپی سے) امی، میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کی نصیحتوں پر عمل کروں گا اور اپنی تعلیم اور زندگی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے

وقت کا صحیح استعمال کروں گا۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے عادل کے دل میں لڑکیوں سے دوستی کے نقصانات اور اسلامی تعلیمات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس نے ماں کے

مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ایسی دو سستیوں سے بچنے کا عہد کیا۔ ماں کی محبت اور تربیت نے عادل کی

زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا اور اسے اللہ کے قریب کیا۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے، اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



(16) پڑھائی میں دلچسپی: کامیابی کی کنجی

ماں کی پیار بھری نصیحت

منظر: ایک شام ماں اپنے بچوں، احمد (14 سال) اور عائشہ (16 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) احمد، عائشہ، آج مجھے تم دونوں سے ایک اہم بات کرنی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ تم دونوں کے مارکس دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں اور پڑھائی میں دلچسپی کم ہو رہی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم اس مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔ میں تمہیں کچھ مثالوں سے سمجھانا چاہتی ہوں کہ پڑھائی کیوں ضروری ہے اور اس سے زندگی میں کیا کیا فائدے ہوتے ہیں۔

اچھی نوکری اور مالی استحکام:

ای جان (زرمی سے) بیٹا، بیٹی، کیا تم جانتے ہو کہ اچھی تعلیم حاصل کرنے سے ہمیں اچھی نوکریاں ملتی ہیں؟ دنیا بھر میں کامیاب لوگوں کی مثالیں دیکھو جیسے کہ ڈاکٹرز، انجینئرز، اور سائنسدان۔ وہ اپنی تعلیم کی وجہ سے آج اس مقام پر پہنچے ہیں جہاں انہیں مالی استحکام اور عزت ملی ہے۔

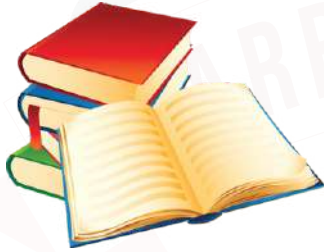


احمد (سنجیدگی سے) امی، کیا واقعی اچھی تعلیم سے نوکری ملتی ہے؟

ہاں! یقیناً بیٹا۔

علمی شعور اور بہتر فیصلے:

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) تعلیم ہمیں علمی شعور اور بہتر فیصلے کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔ جب ہم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں، تو ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو میں بہتر فیصلے کر سکتے ہیں۔



عائشہ (سوال کرتے ہوئے) لیکن اگر ہم پڑھائی میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہے تو کیا کریں؟

بیٹی، ہمیں پڑھائی میں دلچسپی لینے کے حل نکالنا چاہئے۔

خود اعتمادی اور عزت

ای جان (زرمی سے) کیا تم جانتے ہو کہ تعلیم ہماری خود اعتمادی کو بڑھاتی ہے اور جہاں خود اعتمادی بڑھ جاتی ہے وہاں دلچسپی خود بخود بڑھ جاتی ہے؟ اور جب ہم علم حاصل کرتے ہیں تو ہمیں اپنے آپ پر یقین بھی ہونے لگتا ہے۔





احمد (دھیرے سے) امی، ہم کس طرح اپنی خود اعتمادی بڑھا سکتے ہیں؟

پڑھائی کے لئے اقدامات

پڑھائی کے لئے وقت مقرر کرنا

ای جان (محبت سے) بیٹا، بیٹی، ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں پڑھائی کے لئے وقت مقرر کرنا چاہئے۔ ایک ٹائم ٹیبل بناؤ۔

عائشہ (حیرت سے) کیا ہم ٹائم ٹیبل بناتے ہیں تو ہماری پڑھائی بہتر ہو جائے گی؟

ہاں، ان شاء اللہ ضرور بیٹی۔

مشکل مضامین کے لئے مدد لینا

ای جان (نرمی سے) اگر کوئی مضمون تمہیں مشکل لگ رہا ہے تو اپنے ٹیچر زیادہ ستوں سے مدد لو۔

احمد (کچھ سوچتے ہوئے) کیا ہمیں دوسروں کی مدد مانگنے میں شرم محسوس کرنی چاہیے؟

پڑھائی کے دوران وقفے لینا

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) پڑھائی کے دوران وقفے لینا بھی ضروری ہے۔ اس سے تمہاری ذہنی اور جسمانی تازگی بحال ہو جائے گی۔

عائشہ (مسکراتے ہوئے) کیا ہم وقفے کے دوران کچھ کھیل بھی سکتے ہیں؟

ہاں، لیکن زیادہ نہیں ماں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ای جان (نرمی سے) قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" اور کہو: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما "سورہ طہ: 113۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

احمد (دلچسپی سے) کیا ہمیں علم حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیے؟

ماں، ہاں بیٹا اس دعا کو پڑھتے رہنا چاہیے



قوم کی خدمت

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے بہترین وہ ہے جو دو سروں کو نفع پہنچائے" (بخاری)۔

عائشہ (عزم سے) اگر ہم تعلیم حاصل کریں تو ہم کس طرح دو سروں کی مدد کر سکتے ہیں؟

ماں، ہاں! ضرور بیٹی ہم کئی طریقوں سے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں مثلاً ہم کسی کو پڑھا سکتے ہیں، یا پھر ہم کسی کو علم کی روشنی میں ایک اچھا مشورہ دے سکتے ہیں، اور اچھے راستے کی رہنمائی کر سکتے ہیں کیوں کہ ایک اچھا علم ہمیں اچھے راستے ہی کی طرف رہنمائی کرتا ہے



وقت کی قدر

ای جان (نرمی سے) اسلام ہمیں وقت کی قدر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا چاہیے۔

احمد (فکر مند ہو کر) کیا ہمیں اپنے فراغت کے وقت کا بہتر استعمال کرنے کے لئے کچھ منصوبہ بندی کرنی چاہیے؟

ماں، ہاں! بیٹے ضرور کرنی چاہیے جب تک ہم ہمارے وقت کی صحیح منصوبہ بندی نہیں کریں گے وقت کا صحیح استعمال کرنا مشکل ہے۔ اس لئے ہمارے پاس ہر روز پورے دن کی منصوبہ بندی ہونی ضروری ہے کہ ہم کن کن اوقات میں خالی رہنے والے ہیں اور ہم کو ان اوقات میں کن کن کاموں کو کرنا ہے۔ اس طرح ہم لوگ وقت کو صحیح استعمال میں لاسکتے ہیں۔

ای جان (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بچوں، میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور تمہاری خوشحالی اور کامیابی کی فکر کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم میری باتوں کو سمجھو گے اور اپنی تعلیم میں محنت کرو گے۔

احمد اور عائشہ: (دلچسپی سے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی نصیحتوں پر عمل کریں گے اور اپنی تعلیم میں محنت کریں گے ان شاء اللہ۔

ماں کی محبت اور تربیت نے ان کی زندگی میں ایک نیا جوش پیدا کیا اور انہیں اللہ کے قریب کیا۔ اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے، اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نصیحت

پڑھائی میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے روزانہ ایک خاص وقت مقرر کریں اور اپنی پسند کے مضامین کو دلچسپ طریقے سے پڑھنے کی کوشش کریں۔"





(17) مہمان نوازی: دل کی سخاوت

ماں کی پیار بھری نصیحت

ماں اپنے بچوں حنظلہ (14 سال) اور ذکری (12 سال) کو مہمان نوازی کے آداب سکھا رہی ہے۔ ایک خوبصورت شام کا منظر تھا، جب ماں اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور اسلامی تعلیمات پر بات چیت کر رہی تھی۔ گھر کا ماحول بہت پرسکون تھا، اور ماں نے فیصلہ کیا کہ آج وہ اپنے بچوں کو مہمان نوازی کی اہمیت اور آداب سکھائے گی۔

ماں (محبت بھرے لہجے میں) حنظلہ، ذکری، آج میں آپ کو ایک بہت اہم موضوع پر بات بتانا چاہتی ہوں جو ہمارے دین اسلام کی ایک خوبصورت سنت ہے۔ مہمان نوازی۔

حنظلہ (تجسس سے) امی، مہمان نوازی تو ہم کرتے ہیں، لیکن اس کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟

ذکری جی امی، کبھی کبھی مجھے مہمانوں سے بات کرنا عجیب سا لگتا ہے، اور میں اپنے کمرے میں چلی جاتی ہوں۔

ماں (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بچوں، مہمان نوازی اسلام کی ایک عظیم سنت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی بہت تلقین کی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صحیح بخاری "جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔" (صحیح بخاری)۔

حنظلہ (حیرانی سے) امی، کیا مہمان واقعی اللہ کی طرف سے رحمت ہوتے ہیں؟

ماں (نرمی سے) ہاں بیٹا، جب مہمان ہمارے گھر آتے ہیں تو وہ اللہ کی رحمت لے کر آتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو جب فرشتے ان کے مہمان بن کر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مہمان نوازی کا ذکر قرآن پاک میں کیا۔ اسی طرح، جب ہم اپنے مہمانوں کی عزت اور احترام کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں برکت عطا کرتا ہے۔

ذکری لیکن امی، کبھی کبھار مہمان زیادہ دیر تک رہتے ہیں تو ہم تھوڑا بے چین ہو جاتے ہیں۔

ماں (محبت سے) یہ ایک فطری بات ہے، لیکن ہمیں صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین دن کے بعد بھی اپنے میزبان کے لئے مشکل نہ بنے، وہ بہترین مہمان ہے۔ اسی طرح، میزبان کا بھی فرض ہے کہ وہ مہمان کو اس طرح خوش آمدید کہے کہ وہ خود کو غیر ضروری نہ سمجھے۔

حفظہ امی، ہمیں مہمانوں سے کیسے پیش آنا چاہیے؟ کیا کوئی خاص طریقہ ہے؟

مہمان نوازی کے آداب

ماں (نرملی سے) ہاں بیٹا، مہمان نوازی کے کچھ آداب ہیں جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے سیکھنے کو ملتے ہیں۔

سلام کرنا:

جب کوئی مہمان گھر میں آئے تو سب سے پہلے انہیں سلام کرنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سلام کو پھیلانا ایمان کی علامت ہے" (صحیح مسلم)۔ سلام محبت اور برکت لاتا ہے اور دلوں کو قریب کرتا ہے۔

خوش آمدید کہنا:

مہمان کو خوش آمدید کہنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا میزبان کا فرض ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے مہمانوں کو محبت سے خوش آمدید کہتے تھے۔

خدمت کرنا:

جب مہمان آئے، تو انہیں پانی، چائے یا کھانا پیش کرنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے مہمانوں کی خدمت کی اور ہمیں بھی یہی سکھایا کہ ہمیں اپنے مہمانوں کی دیکھ بھال کرنی چاہیے۔

خوش اخلاقی کا مظاہرہ:

مہمانوں کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں" (ترمذی)۔ اس لیے ہمیں اپنے مہمانوں کے ساتھ ہمیشہ خوش اخلاق رہنا چاہیے۔

ذکر امی، ہمیں مہمانوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

ماں (نرملی سے) ہمیں مہمانوں سے محبت بھرے لہجے میں بات کرنی چاہیے اور ان کی خیریت معلوم کرنی چاہیے۔ ان سے پوچھو کہ وہ کیسے ہیں، اور اگر کوئی مدد کی ضرورت ہو تو فوراً پیش کرو۔ اس سے وہ محسوس کریں گے کہ ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔

مہمان نوازی کی فضیلت

حفظہ امی، کیا مہمان نوازی کرنے سے ہمیں کوئی خاص ثواب ملتا ہے؟

ماں (مسکراتے ہوئے) جی ہاں، بیٹا۔ مہمان نوازی صرف ایک اخلاقی فریضہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر بھی رکھتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مہمان جب گھر میں آتا ہے تو اس کے ساتھ رحمت اور برکت آتی ہے، اور جب وہ جاتا ہے تو اس کے ساتھ گناہوں کی معافی بھی ہو جاتی ہے" (مسند احمد)۔

ذکری امی، کیا ہمیں ہمیشہ مہمانوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا چاہیے؟

ماں (پیارے سے) ہاں بیٹی، ہمیشہ۔ مہمانوں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہماری شریعت کا حصہ ہے اور اس سے ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی ملتی ہے۔

حفظہ امی، اگر کوئی مہمان بہت دیر تک ٹھہر جائے تو ہم کیا کریں؟

ماں (نرمی سے) ایسے حالات میں ہمیں صبر کرنا چاہئے اور انہیں احترام سے محسوس کروانا چاہئے کہ وہ کبھی بھی غیر ضروری نہیں ہیں۔ اگر مہمان زیادہ دیر تک رکیں تو نرمی سے انہیں متوجہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ کام ہیں، لیکن یہ سب کچھ محبت اور حکمت کے ساتھ کرنا چاہئے۔

ماں (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بچوں، مہمان نوازی ایک عظیم سنت ہے اور ہمیں اسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہئے۔ میں جانتی ہوں کہ آپ دونوں بہت اچھے بچے ہو اور میری باتوں کو سمجھتے ہو۔ مہمان اللہ کی طرف سے رحمت ہوتے ہیں، اور ان کی خدمت کرنا ہمیں اللہ کے قریب کرتا ہے۔

حفظہ اور ذکری: (دلچسپی سے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی نصیحتوں پر عمل کریں گے اور مہمانوں کا ہمیشہ احترام کریں گے ان شاء اللہ۔

ماں کی پیار بھری نصیحت نے حفظہ اور ذکری کے دل میں مہمان نوازی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے عزم کیا کہ جب بھی کوئی مہمان آئے گا، وہ ان کا استقبال خوش دلی سے کریں گے اور ان کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ ماں کی محبت اور تربیت نے انہیں ایک نیا جوش اور ولولہ دیا اور انہیں اسلامی تعلیمات کے قریب کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے بچوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگیوں کو دین کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



(18) جھوٹ بولنا: سچ کی راہ میں رکاوٹ

ماں کی پیار بھری نصیحت



TRUTH

ایک شام، امی جان اپنے بچوں حسن (15 سال) اور فاطمہ (13 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں۔

ای جان (محبت بھرے لہجے میں): "حسن، فاطمہ، آج میں تم دونوں سے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔"

حسن (تجسس سے): "جی امی، کیا بات ہے؟"

ای جان "بیٹا، مجھے احساس ہوا ہے کہ تم دونوں کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ بولتے ہو، جیسے کہ نماز پڑھنے یا قرآن کی تلاوت کے بارے میں۔ یہ عادت ہمارے ایمان اور اخلاق دونوں کے خلاف ہے۔"



فاطمہ (حیران ہو کر): "امی، لیکن چھوٹا جھوٹ تو کوئی بڑی بات نہیں ہوتی، نا؟"

ای جان (نرمی سے): "بیٹی، چاہے جھوٹ چھوٹا ہو یا بڑا، اس کا اثر ہماری زندگی پر بہت گہرا ہوتا ہے۔"

حسن (فکر مند ہو کر): "امی، جھوٹ بولنے سے کیا ہوتا ہے؟"

ای جان "سب سے پہلے، جب ہم جھوٹ بولتے ہیں تو ہمیں ہمیشہ اسے چھپانے کے لیے نئے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ اس سے ہمارا ذہنی دباؤ بڑھ جاتا ہے اور ہم بے چین رہتے ہیں۔"

فاطمہ "یہ واقعی مشکل ہوتا ہو گا، امی۔"

ای جان (مسکراتے ہوئے): "بالکل، بیٹی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جھوٹ بولنے سے ہمارا خود پورا اعتماد بھی کم ہو جاتا ہے۔ ہم دوسروں کے سامنے شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور خود کو کمزور سمجھنے لگتے ہیں۔"

حسن (سوچتے ہوئے): "تو اس کا مطلب ہے کہ جھوٹ بولنے سے ہماری عزت نفس بھی متاثر ہوتی ہے؟"

ای جان (نرمی سے): "بالکل بیٹا، اور اس کے علاوہ جھوٹ بولنے سے ہمارے رشتے بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ لوگ ہم پر اعتماد نہیں کرتے اور ہمارے سچ کو بھی جھوٹ سمجھنے لگتے ہیں۔"

فاطمہ (دلچسپی سے): "امی، جھوٹ بولنے کا ہماری زندگی پر کیا اثر ہوتا ہے؟"

ای جان "بیٹی، جب ہم اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں، تو اس کا اثر ہماری تعلیم پر بھی پڑتا ہے۔ ہم اپنی پڑھائی میں پیچھے رہ جاتے ہیں اور کامیابی حاصل نہیں کر پاتے۔"

حسن "اور کام میں؟"

ای جان "پیشہ و رانہ زندگی میں بھی جھوٹ بولنے سے ناکامی ہوتی ہے۔ لوگ ہم پر اعتماد نہیں کرتے اور ہمیں اچھے مواقع نہیں ملتے۔"

فاطمہ (سوچتے ہوئے): "تو جھوٹ بولنے سے ہمیں سماج میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟"

ای جان "بالکل بیٹی۔ لوگ جھوٹے لوگوں سے دور ہو جاتے ہیں اور انہیں نظر انداز کرتے ہیں، جس سے جھوٹ بولنے والا تنہائی کا شکار ہو جاتا ہے۔"

حسن (دلچسپی سے): "امی، اسلام میں جھوٹ کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟"

ای جان "بیٹا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ اور ایمان ایک ساتھ نہیں ہو سکتے۔ جب ہم جھوٹ بولتے ہیں، تو اللہ ہم سے ناراض ہوتا ہے اور ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی۔"

فاطمہ "اور آخرت میں؟"

اور آخرت میں بھی برا انجام ہوتا ہے

ای جان "اور آخرت میں بھی برا انجام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے والوں کے لیے سخت سزا دینے والا ہے۔"

حسن (فکر مند ہو کر): "تو ہمیں جھوٹ سے بچنا چاہیے، ورنہ ہم دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان اٹھائیں گے۔"

ای جان (محبت سے): "بالکل بیٹا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین مثال ہے۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور ہمیشہ سچائی کا دامن تھامے رکھا۔ ہمیں بھی ان کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔"

ای جان (مسکراتے ہوئے): "میرے پیارے بچوں، جھوٹ بولنے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہمارا نقصان ہی ہوتا ہے۔ سچائی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے، کیونکہ یہی ہمیں کامیابی اور خوشی دے سکتی ہے۔"

حسن اور فاطمہ (عزم کے ساتھ): "امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور ہمیشہ سچائی کو اپنائیں گے ان شاء اللہ۔"

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے حسن اور فاطمہ کے دل میں سچائی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے عزم کیا کہ وہ اپنی زندگی میں ہمیشہ سچ بولیں گے اور اللہ کے قریب رہیں گے۔

نصیحت

"جھوٹ بولنے سے نہ صرف عزت ختم ہوتی ہے، بلکہ اللہ

کی ناراضگی اور آخرت کی سزا بھی مقدر بن جاتی ہے۔"



(19) غیر ضروری شاپنگ: مالی بوجھ

ماں کی پیار بھری نصیحت

ایک شام، ماں اپنے بچوں، حسن (15 سال) اور فاطمہ (13 سال) کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں۔

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) حسن، فاطمہ، آج مجھے تم دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ تم دونوں اکثر برانڈڈ چیزوں اور غیر ضروری شاپنگ میں دلچسپی لیتے ہو۔ بیٹا، بیٹی، یہ عادت نہ صرف مالی مشکلات پیدا کر سکتی ہے، بلکہ قناعت اور سادگی جیسی خوبیاں بھی ختم کر دیتی ہے۔



حسن (حیرت سے) امی، غیر ضروری شاپنگ سے کیا مالی مسائل ہو سکتے ہیں؟

ای جان (نرمی سے) دیکھو بیٹا، جب ہم بغیر ضرورت کے خریداری کرتے ہیں تو ہمارے بجٹ پر بہت زیادہ بوجھ پڑتا ہے۔ اگر ہم احتیاط نہ کریں تو ہمارے ضروری اخراجات پورے نہیں ہوں گے اور ہم مالی مشکلات میں پھنس سکتے ہیں۔



فاطمہ (سوچتے ہوئے) لیکن امی، اگر ہم کچھ پسندیدہ چیزیں خرید لیں تو کیا فرق پڑتا ہے؟

ای جان (محبت سے) بیٹی، جب ہم غیر ضروری چیزوں پر پیسہ خرچ کرتے ہیں تو وہ پیسہ ضائع ہوتا ہے جو ہم کسی ضروری کام کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، یا اسے بچا سکتے ہیں تاکہ مستقبل کے لیے کچھ سرمایہ جمع ہو سکے۔

حسن (سوچتے ہوئے) لیکن امی، شاپنگ کرنے سے تو ہمیں خوشی ملتی ہے، یہ تو اچھی بات ہے نا؟

ای جان (نرمی سے مسکراتے ہوئے) بیٹا، یہ خوشی عارضی ہوتی ہے۔ جب ہم غیر ضروری شاپنگ کرتے ہیں، تو کچھ وقت کے لیے خوشی محسوس کرتے ہیں، لیکن بعد میں ہمیں پچھتاوا ہوتا ہے اور بار بار کچھ نیا خریدنے کی طلب بڑھ جاتی ہے، جو کبھی پوری نہیں ہوتی۔

فاطمہ (فکر مندی سے) کیا اس سے ہماری خود اعتمادی پر بھی فرق پڑتا ہے؟

ای جان (سنجیدگی سے) بالکل بیٹی۔ جب ہم صرف برانڈ والی چیزوں کے پیچھے بھاگتے ہیں، تو ہم دوسروں سے مقابلہ کرنے لگتے ہیں اور خود کو کم تر محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی خوبیوں پر بھروسہ کرنا چاہیے، نہ کہ چیزوں پر۔

حسن (سوالیہ انداز میں) امی، آپ ہمیشہ قناعت کی بات کرتی ہیں۔ قناعت کیسے ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہے؟

ای جان (مسکراتے ہوئے) قناعت کا مطلب ہے کہ جو کچھ اللہ نے ہمیں دیا ہے، اس پر راضی رہنا اور فضول خرچی سے بچنا۔ قناعت سے ہمیں ذہنی سکون ملتا ہے اور ہم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کر کے زیادہ خوش رہتے ہیں۔

فاطمہ (دھیان سے) امی، ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہے اور کن کی نہیں؟

ای جان (محبت سے) بیٹی، ہمیں اپنی ضروریات اور خواہشات میں فرق کرنا سیکھنا چاہیے۔ جو چیزیں ضروری ہیں، جیسے کپڑے، تعلیم کا سامان، یا کھانے پینے کی چیزیں، وہ خریدنی چاہیے۔ لیکن جو چیزیں صرف ہماری خواہش ہیں اور جن کا ہماری زندگی میں کوئی خاص فائدہ نہیں، انہیں خریدنے سے بچنا چاہیے۔

حسن (دلچسپی سے) امی، اسلام ہمیں اس بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

ای جان (نرمی سے) قرآن میں اللہ نے اسراف کرنے والوں کو ناپسند کیا ہے۔ ہمیں اپنی زندگی میں میانہ روی اپنانی چاہیے اور فضول خرچی سے بچنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قناعت کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے، اور قناعت سے ہمیں اللہ کی رضا ملتی ہے۔

فاطمہ (فکر مندی سے) اور اگر ہم اسراف کریں تو کیا ہو گا؟

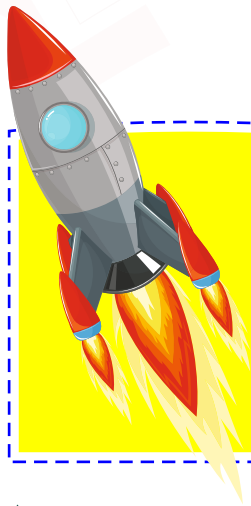
ای جان (سنجیدگی سے) بیٹی، اگر ہم فضول خرچی کریں گے تو اللہ کی ناراضگی مول لیں گے اور ہماری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ اس لیے ہمیں اپنی زندگی میں سادگی اور قناعت کو اپنانا چاہیے۔

پیار بھری نصیحت

ای جان (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بچو، ہمیشہ یاد رکھو کہ غیر ضروری شاپنگ اور فضول خرچی سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا، بلکہ ہمارا نقصان ہی ہوتا ہے۔ قناعت اور سادگی اپناؤ، تاکہ تمہاری زندگی میں سکون اور خوشی ہو۔

حسن اور فاطمہ: (یک زبان ہو کر) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کی نصیحتوں پر عمل کریں گے اور غیر ضروری چیزوں پر پیسہ ضائع نہیں کریں گے۔

ماں کی نصیحتوں نے حسن اور فاطمہ کے دلوں میں قناعت کی اہمیت کو اجاگر کیا، اور انہوں نے سادگی سے جینے کا عزم کیا۔ اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



"ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرو، سادگی اور قناعت ہی کامیاب زندگی کی کنجی ہے۔"

نصیحت:



(20) امتحانات میں چیٹنگ: کامیابی کا دھوکہ

ماں کی پیار بھری نصیحت

ماں (محبت بھرے لہجے میں) علی، سارہ، مجھے تم دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم دونوں امتحانات میں چیٹنگ کر رہے ہو۔ بیٹا، بیٹی، یہ عادت نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ مستقبل میں بھی ہمارے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

علی (حیرت سے) مگر امی، امتحان میں ہم بس تھوڑی مدد لیتے ہیں، کیا یہ اتنا برا ہے؟

ماں (نرمی سے) جب ہم چیٹنگ کرتے ہیں تو ہم صحیح طریقے سے علم حاصل نہیں کر پاتے۔ ہم صرف نمبرات کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اصل علم سے دور رہتے ہیں۔ (پھر تھوڑی دیر سوچ کر) یاد رکھو، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "جو شخص کسی چیز میں دھوکہ دے، وہ ہم میں سے نہیں" (صحیح مسلم)۔ یہ نہ صرف غلط ہے، بلکہ اللہ کے سامنے بھی شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔

سارہ (تجسس سے) لیکن ہمیں تو اچھے نمبر چاہئیں، کیا ہم بغیر مدد کے اچھے نمبر نہیں لے سکتے؟

ماں (محبت بھرے لہجے میں) ہاں، ضرور لے سکتے ہیں، اور چیٹنگ کرنے سے ہمارے اندر خود اعتمادی کی کمی پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے آپ پر بھروسہ کرنا چاہیے، نہ کہ دوسرے ذرائع پر انحصار۔ جب ہمیں پکڑا جاتا ہے تو وہ شرمندگی کتنی بری ہوتی ہے، ہم اپنی عزت کھو دیتے ہیں۔

علی (سنجیدگی سے) لیکن امی، کیا اس کا کیرئیر پر بھی اثر ہوتا ہے؟

ماں (نرمی سے) بالکل، جب ہم چیٹنگ کے ذریعے نمبرات حاصل کرتے ہیں تو ہم پیشہ ورانہ زندگی میں بھی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ ہمیں کام میں مہارت حاصل نہیں ہوتی، اور ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا نہیں کر پاتے۔ اس کے علاوہ، اگر ہمیں کسی موقع پر پکڑا جائے تو ہماری ساکھ برباد ہو جاتی ہے، اور ہم لوگوں کے سامنے شرمندہ ہوتے ہیں۔

سارہ (فکر مند ہو کر) کیا چیٹنگ کا اثر ہماری اخلاقیات پر بھی ہوتا ہے؟

ماں (محبت بھرے لہجے میں) جی ہاں، چیٹنگ کرنے سے ہمارا رویہ غیر اخلاقی ہو جاتا ہے۔ یہ جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کی عادت میں مبتلا کر دیتا ہے، جو ہماری زندگی میں مسائل پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ هَمِّهِمْ إِذَا عَاهَدُوا

اور اپنے وعدوں کو پورا کرو" (البقرہ: ۷۷)۔

ہمیں اپنے وعدوں کی پاسداری کرنی چاہیے۔

علی (پریشانی سے) کیا ہمیں اس کے بارے میں اسلامی تعلیمات بھی کچھ بتاتی ہیں؟

ماں (نرمی سے) جی ہاں، اسلام میں دھوکہ دہی کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ ہمیں ہر حال میں سچائی اور دیانت داری کا دامن تھامنا چاہئے۔ قیامت کے دن ہم اپنے اعمال کا حساب دیں گے، اور اگر ہم نے دھوکہ دیا تو ہمیں اللہ کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سارہ (سمجھتے ہوئے) تو ہمیں ایمانداری کی راہ اختیار کرنی چاہئے؟

ماں (محبت بھرے لہجے میں) بالکل! ہمیں اپنے کاموں میں سچائی اور دیانت داری سے کام لینا چاہئے تاکہ ہم اللہ کی رضا حاصل کر سکیں۔

علی اور سارہ: (دلچسپی سے) امی، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی نصیحتوں پر عمل کریں گے اور چیٹنگ سے بچیں گے۔ ہم اپنی تعلیم میں محنت کریں گے اور سچائی کا دامن تھامیں گے ان شاء اللہ۔

ماں (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بچوں، چیٹنگ سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہمارا نقصان ہی ہوتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے میری باتیں سمجھیں۔ اللہ تمہیں ہمیشہ کامیاب کرے!

ماں کی محبت اور تربیت نے علی اور سارہ کے دل میں سچائی اور دیانت داری کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی زندگی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا۔ اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے، اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



”علم حاصل کرنے کا اصل راستہ محنت اور ایمانداری ہے، چیٹنگ سے صرف شرمندگی اور نقصان ملتا ہے۔“

نصیحت



(21) کم عمری میں بانگ اور مہنگے فون: خطرناک کھیل

ماں کی پیار بھری نصیحت

ایک شام ماں (امی جان) اپنے 14 سالہ بیٹے، احمد، کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

امی جان (محبت بھرے لہجے میں) احمد، بیٹا، مجھے معلوم ہے کہ تم بانگ اور مہنگا فون چاہتے ہو۔ لیکن بیٹا، مجھے تمہاری فکر ہے اور میں چاہتی

ہوں کہ تم سمجھو کہ یہ دونوں چیزیں اس عمر میں تمہارے لیے کیوں مناسب نہیں ہیں۔



کم عمر میں بانگ چلانے کے نقصانات

1. حادثات کا خطرہ

امی جان (نرمی سے) بیٹا، کم عمری میں بانگ چلانے سے حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، نابالغ بچوں کے بانگ چلانے

سے حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تمہیں پتہ ہے کہ ہر سال کتنے بچے بانگ حادثات میں زخمی یا ہلاک ہو جاتے ہیں؟ ہمیں اپنی حفاظت کے



بارے میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔

2. قانونی مسائل

امی جان (محبت بھرے لہجے میں) کم عمری میں بانگ چلانا قانونی طور پر بھی صحیح نہیں ہے۔ اگر کوئی حادثہ ہو جائے یا پولیس پکڑ لے تو ہمیں

بہت زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہمیں قانون کی پاسداری کرنی چاہئے۔

3. مہارت کی کمی

امی جان (نرمی سے) تم ابھی بانگ چلانے کے لئے مکمل طور پر ماہر نہیں ہو۔ اس عمر میں بانگ چلانا نہ صرف تمہارے لیے بلکہ دوسروں کے

لیے بھی خطرناک ہو سکتا ہے۔



مہنگے فون کے نقصانات

1. تعلیم پر منفی اثر

امی جان (محبت بھرے لہجے میں) بیٹا، مہنگے فون کا استعمال تمہاری تعلیم پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ تمہاری توجہ فون کی طرف زیادہ ہو جائے گی

اور تمہاری پڑھائی متاثر ہو سکتی ہے۔

2. رات دن کی روٹین میں خلل

ای جان (نرمی سے) مہنگا فون رات دن کی روٹین کو بھی متاثر کرتا ہے۔ تمہیں پتہ ہے کہ فون کی وجہ سے نیند کی کمی ہو سکتی ہے جو صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔



3. مالی مسائل

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) مہنگے فون خریدنے سے مالی مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے وسائل کا صحیح استعمال کرنا چاہئے اور فضول خرچی سے بچنا چاہئے۔

دینی اعتبار سے دلائل

1. اصراف کا گناہ

ای جان (نرمی سے) اسلام میں فضول خرچی کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر چیز کا اعتدال میں استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔ فضول خرچی نہ صرف مالی نقصان کا باعث بنتی ہے بلکہ دینی طور پر بھی غلط ہے۔



2. حفاظت کی اہمیت

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری جان کا تم پر حق ہے۔ ہمیں اپنی حفاظت کا خیال رکھنا چاہئے اور غیر ضروری خطرات سے بچنا چاہئے۔

3. وقت کی قدر

ای جان (نرمی سے) اسلام میں وقت کی قدر کرنے کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ ہمیں اپنا وقت صحیح کاموں میں صرف کرنا چاہئے اور فضول چیزوں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔



پیار بھری نصیحت

ای جان (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے احمد، میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور تمہاری بہتری کے لئے ہی یہ سب کہہ رہی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم میری باتوں کو سمجھو گے اور بانک اور مہنگے فون کے بغیر بھی خوش رہو گے۔

احمد (دلچسپی سے) امی، میں سمجھ گیا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کی باتوں پر عمل کروں گا

اور ان چیزوں کی ضد نہیں کروں گا۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے احمد کے دل میں صحیح اور غلط کا فرق اجاگر کیا۔ اس نے ماں کے مشوروں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور بانک اور مہنگے فون کی ضد چھوڑ دی۔ ماں کی محبت اور تربیت نے احمد کو صحیح راستے پر چلنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی تحریک دی۔

اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے، اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



(22) زندگی بھر کام آنے والی عادات اور مہارتیں

ماں کی پیار بھری نصیحت

ایک شام، ماں اپنے دو بچوں، احمد اور فاطمہ، کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

ای جان: (مسکراتے ہوئے) میرے پیارے بچو، میں چاہتی ہوں کہ ہم آج کچھ خاص بات کریں۔ دونوں اس عمر میں ہو جہاں نئی عادات اور مہارتیں سیکھنے کا بہترین وقت ہے۔ یہ عادات اور مہارتیں نہ صرف تمہاری زندگی کو بہتر بنا سکیں گی بلکہ تمہیں کامیابی کی راہ پر بھی گامزن کرے گی۔



اچھی عادات

1. مطالعہ کی عادت

ای جان: (نرمی سے) مطالعہ کی عادت ایک بہت ہی اہم عادت ہے۔ جو لوگ کتابیں پڑھتے ہیں، ان کا علم بڑھتا ہے اور وہ نئی چیزیں سیکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر تم روزانہ صرف 20 منٹ کے لئے بھی کتاب پڑھو، تو سال بھر میں تم کتنی کتابیں پڑھ سکتے ہو۔ اس سے تمہارے خیالات و نکتہ چینی اور تمہاری شخصیت میں نکھار آئے گا۔

Discipline

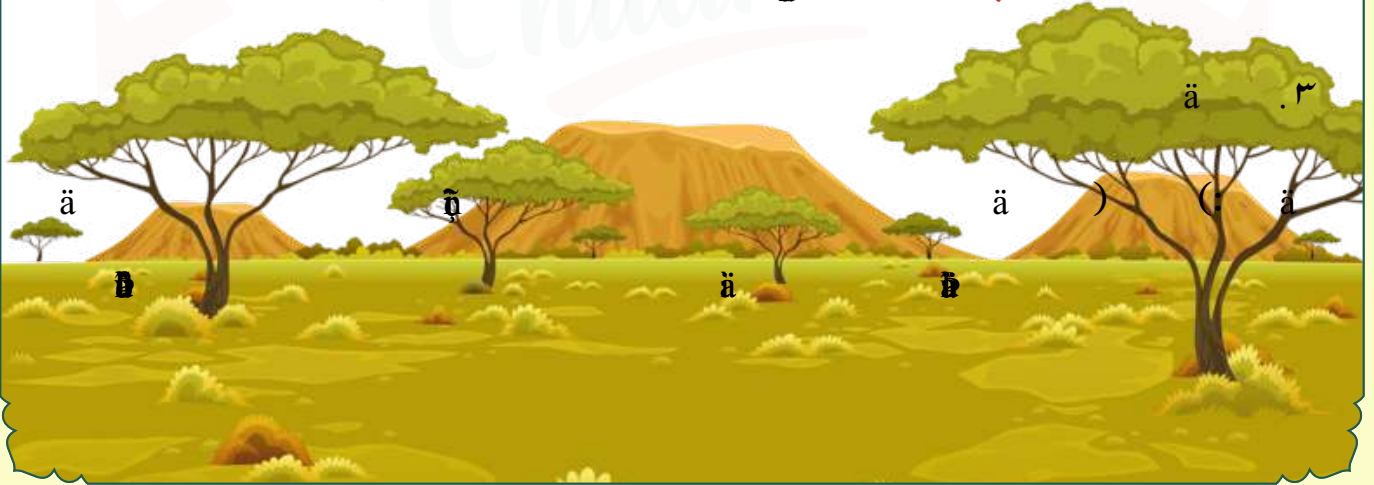
۲۰

2. نظم و ضبط

ای جان: (محبت بھرے لہجے میں) نظم و ضبط کا مطلب ہے کہ اپنے کاموں کو وقت پر کریں اور اپنی زندگی کو منظم رکھیں۔ یہ عادت تمہیں زندگی بھر کامیاب بنائے گی۔ مثال کے طور پر، اگر تم ہر روز ایک ہی وقت پر اٹھو اور اپنے سارے کام وقت پر کرو، تو تم دیکھو گے کہ تمہاری زندگی کتنی آسان ہو گئی ہے۔

3. شکر گزاری

ای جان: (نرمی سے) شکر گزاری کی عادت ہمیں زندگی کے ہر لمحے میں خوش رہنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ان لوگوں کا بھی شکر یہ ادا کرنا چاہئے جو ہماری مدد کرتے ہیں۔ اس سے دل میں سکون اور خوشی آتی ہے۔





مہارتیں

1. ٹیکنالوجی کا استعمال

ای جان (مسکراتے ہوئے) بچوں، آج کل کی دنیا میں ٹیکنالوجی کا استعمال بہت ضروری ہے۔ ہمیں کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور دیگر جدید ٹیکنالوجی چیز کا صحیح استعمال سیکھنا چاہئے۔ مثال کے طور پر، اگر تم کوڈنگ سیکھ لو تو تم اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو مزید بڑھا سکتے ہو اور نئی اپیلیکیشنز بنا سکتے ہو۔

2. کرٹیکل تھنکنگ - critical thinking

ای جان (نرمی سے) تنقیدی سوچ کی صلاحیت ہمیں مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ہمیں ہر چیز کو سوالیہ نظر سے دیکھنا چاہئے اور اس کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ مثال کے طور پر، اگر تمہیں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرو اور پھر بہترین حل تلاش کرو۔

3. رابطے کی مہارت Communication Skills

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) اچھے رابطے کی مہارت بہت ضروری ہے۔ ہمیں اپنی بات کو دوسروں تک صحیح طریقے سے پہنچانا چاہئے۔ مثال کے طور پر، اگر تم اپنے دوستوں یا اساتذہ کے ساتھ اچھے طریقے سے بات کرو گے تو تمہیں بہتر نتائج ملیں گے اور لوگ تمہیں پسند کریں گے۔

21 ویں صدی کے تقاضے اور اسلامی تعلیمات

1. مستقبل کے تقاضے

ای جان (نرمی سے) 21 ویں صدی میں کامیاب ہونے کے لئے ہمیں مختلف مہارتیں سیکھنی ہوں گی جیسے کہ ڈیجیٹل لٹریسی، کریمٹیکل تھنکنگ، اور کمیونیکیشن اسکلز۔ دنیا بھر کی تحقیقات یہ بتاتی ہیں کہ یہ مہارتیں تمہیں ہر میدان میں آگے بڑھنے میں مدد دیں گی۔

2. سلام کی روشنی میں

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) اسلام بھی ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ ہم علم حاصل کریں اور اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ہمیں اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے علم حاصل کرنا چاہئے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھانا چاہئے۔

دلچسپ مثالیں

ای جان (مسکراتے ہوئے) احمد، فاطمہ، سوچو کہ اگر تم دونوں مل کر ایک پروجیکٹ پر کام کرو اور اس میں اپنی مہارتوں کا استعمال کرو۔ مثلاً، احمد اگر کمپیوٹر کا استعمال کر کے ایک پریزنٹیشن بنائے اور فاطمہ اگر اس کو خوبصورتی سے پیش کرے، تو کتنا مزہ آئے گا۔

پیار بھری نصیحت

ای جان (محبت بھرے لہجے میں) میرے پیارے بچوں، میں تم دونوں سے بہت محبت کرتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ تم زندگی میں کامیاب ہو جاؤ۔ ان عادات اور مہارتوں کو سیکھو اور اپنی زندگی کو بہتر بناؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے اور ہمیشہ خوش رکھے۔ آمین۔

ماں کی پیار بھری نصیحتوں نے احمد اور فاطمہ کو نئی عادات اور مہارتیں سیکھنے کی تحریک دی۔ انہوں نے ماں کی باتوں کو دل سے قبول کیا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش شروع کی۔ ماں کی محبت اور تربیت نے ان کی زندگی میں مثبت تبدیلیاں لائیں۔



اللہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو صحیح راستے پر چلنے، اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



Introduction of **SHAIKH NOORUDDIN UMERI**

Passionate Islamic Scholar, Children's Author, Curriculum Creator, Mentor, Public Speaker, Trainer, and Counselor



Assalamualikum wa Rahmatullahi wa Barakatuhu

I am Noor Uddin Umeri, an accomplished professional with a unique blend of expertise in Islamic scholarship, children's literature, curriculum development, mentoring, public speaking, and counseling. I hold a Master's degree in Arabic, as well as MA in Urdu, and I am proud to have authored 70 enriching books for

AUTHERSHIP & EDUCATION:



My journey as a children's author has been both rewarding and fulfilling. Through my 60 published books, I aim to instill values, promote curiosity, and nurture a love for learning among young minds. Additionally, my academic background includes an MA and MPhil in Arabic, providing a solid foundation for my work as a curriculum creator.

CURRICULUM INNOVATION:



As the architect of an Activity-Based Tarbiyah Syllabus for grades 1st to 9th, I have contributed to reshaping educational approaches. This curriculum not only imparts knowledge but also fosters holistic development, nurturing the intellectual, emotional, and spiritual growth of students.

WORKSHOPS & TRAINING:



I am actively engaged in conducting workshops for children, covering a diverse range of topics. Through interactive sessions, I aim to inspire young minds, encouraging creativity, critical thinking, and a strong sense of moral values.

MENTORING & COUNSELLING:



Having worn the hats of a mentor and counsellor, I am dedicated to guiding individuals towards personal and academic success. My approach is rooted in empathy, understanding, and a commitment to nurturing the potential within each person I work with.

PUBLIC SPEAKING:



A seasoned public speaker, I have had the privilege of addressing audiences on various platforms. Whether it's discussing Islamic principles, sharing insights on education, or motivating young minds, I bring passion, knowledge, and charisma to every speaking engagement.

Let's connect! I am open to collaborate, sharing insights, and contributing to initiatives that align with my values and expertise.

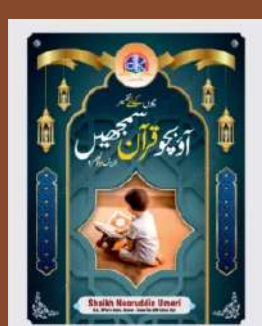
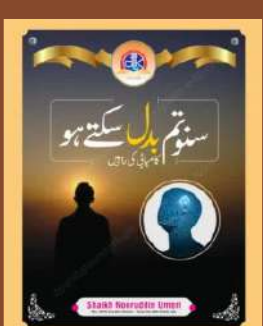
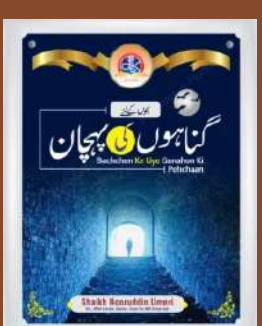
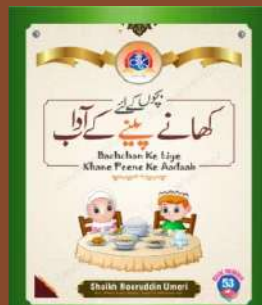
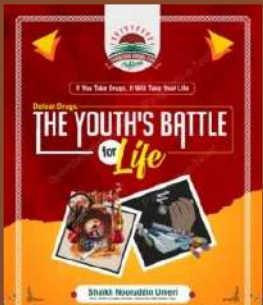
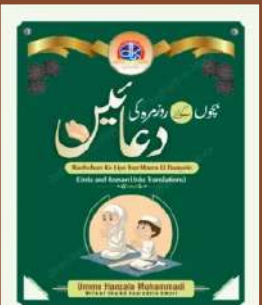
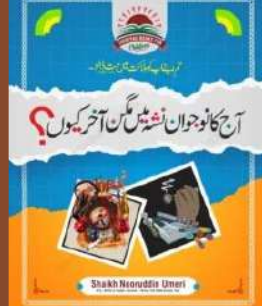
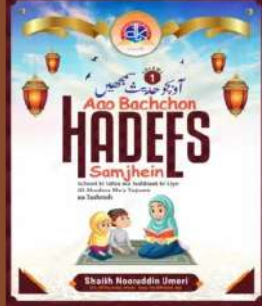
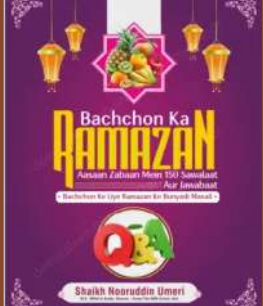
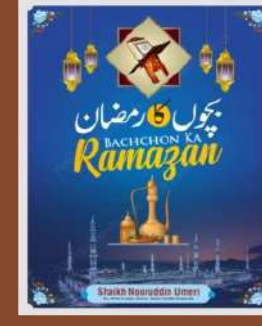
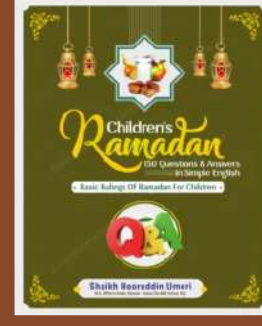
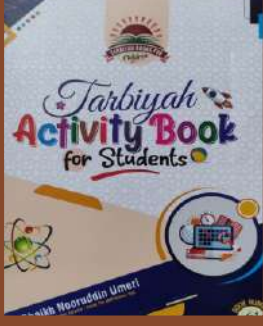
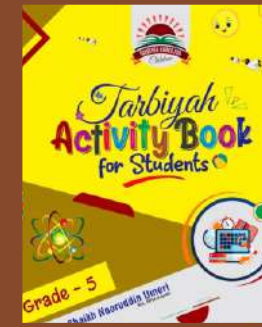
SHAIKH NOORUDDIN UMERI

MA.MPhil in Arabic

091-9391138391

TARBIYAH BOOKS FOR

Children



MRP ₹160

SHAIKH NOORUDDIN UMERI M.A., MPhil in Arabic